تاریخ پاکستان
MCQ's

سوال: درست جواب کا انتخاب کریں۔

۱۔ ذوالفقار علی بھٹو ملک کے پہلے سویلین مارشل لاء ایڈ منسٹریٹر کب بنے۔

(الف) 16 دسمبر 1971ء (ب) 20 دسمبر 1971ء

(ج) 22 دسمبر 1971ء (د) 23 دسمبر 1971ء

۲۔ صنعتوں کو قومی ملکیت میں لینے کا اعلان کب کیا گیا؟

(الف) 2 جنوری 1972ء (ب) 12 جنوری 1972ء

(ج) 16 جنوری 1972ء (د) 20 جنوری 1972

۳۔ ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں مارشل لاء کب ختم کیا گیا؟

(الف) فروری 1972ء (ب) مارچ 1972ء

(ج) اپریل 1972ء (د) اگست 1972

۴۔ 1973ء کے آئین کی تیاری کے لیے کتنی ارکان پر مشتمل کمیٹی بنائی گئی؟

(الف) 15 (ب) 20 (ج) 22 (د) 25

۵۔ اقتدار سنبھالنے کے بعد ضیاء الحق نے کتنے دن کے اندر انتخابات کرانے کا وعدہ کیا؟

(الف) 80 (ب) 90 (ج) 95 (د) 120

۶۔ جنرل ضیاء الحق نے صدر پاکستان کا عہدہ کب سنبھالا؟

(الف) جولائی 1977ء (ب) مارچ 1978ء

(ج) جولائی 1978ء (د) ستمبر 1978ء

۷۔ 20جون 1980ء کو صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق نے کون سا آرڈیننس نافذ کیا؟

(الف) لیبر اصلاحات (ب) اسلامی حدود و تعزیرات

(ج) زکوٰۃ و عشر (د) زکوٰۃ فاؤنڈیشن

۸۔ پانچ نکاتی پروگرام کا اعلان کس وزیر اعظم نے کیا تھا؟

(الف) بینظیر بھٹو (ب) محمد خان جونیجو

(ج) نواز شریف (د) غلام مصطفیٰ جتوئی

۹۔ وزیر اعظم بینظیر بھٹو نے قومی اسمبلی سے اعتماد کا ووٹ کب لیا تھا؟

(الف) 2دسمبر 1988ء (ب) 8دسمبر 1988ء

(ج) 10دسمبر 1988ء (د) 12دسمبر 1988ء

۱۰۔ پیپلز ورکس پروگرام کا آغاز کس نے کیا؟

(الف) وزیر اعظم محمد خان جونیجو (ب) وزیر اعظم بینظیر بھٹو

(ج) وزیر اعظم نواز شریف (د) صدر غلام اسحاق خان

۱۱۔ میاں محمد نواز شریف پہلی مرتبہ وزیر اعظم کب نامزد ہوئے؟

(الف) 6نومبر 1990ء (ب) 6دسمبر 1990ء

(ج) 6جنوری 1991ء (د) 6فروری 1992ء

۱۲۔ قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ کا آغاز کس نے کیا؟

(الف) بینظیر بھٹو (ب) نواز شریف

(ج) معراج خالد (د) فاروق لغاری

۱۳۔ 28مئی 1998ء کا دن پاکستان کی تاریخ میں کیوں اہم ہے؟

(الف) نواز شریف برسر اقتدار آئے (ب) مارشل لاء نافذ ہوا

(ج) خود روزگار سکیم کا آغاز ہوا (د) پاکستان ایٹمی طاقت بنا

۱۴۔ ذوالفقار علی بھٹو نے کب ریاستوں کے نوابوں کا جیب خرچ اور مراعات ختم کر دیا؟

(الف) 1971ء (ب) 1972ء (ج) 1973ء (د) 1974ء

۱۵۔ کس کے دور حکومت میں پہلی مرتبہ مزدوروں کے لیے قانون سازی کی گئی؟

(الف) ایوب خان (ب) ذوالفقار علی بھٹو

(ج) نواز شریف (د) جنرل ضیاء الحق

۱۶۔ 1973ء کا آئین کتنے دفعات پر مشتمل ہے؟

(الف) 260 (ب) 270 (ج) 280 (د) 290

۱۷۔ لاہور ہائی کورٹ نے کب ذوالفقار علی بھٹو کے موت کا حکم سنایا؟

(الف) فروری 1975ء (ب) اپریل 1976ء

(ج) فروری 1977ء (د) مارچ 1978ء

۱۸۔ جنرل ضیاء الحق نے کب مجلس شوریٰ کے قیام کا اعلان کیا؟

(الف) دسمبر 1981ء (ب) دسمبر 1982ء

(ج) دسمبر 1983ء (د) دسمبر 1984ء

۱۹۔ سویت یونین کی فوج کب افغانستان میں داخل ہو گئی۔

(الف) 1978ء (ب) 1979ء (ج) 1980ء (د) 1981ء

۲۰۔ روس اور افغانستان کے جنگ میں کتنے افغان مہاجرین پاکستان آئے؟

(الف) 23لاکھ (ب) 34لاکھ (ج) 35لاکھ (د) 36لاکھ

۲۱۔ جنرل ضیاء الحق کا طیارہ کب بہاولپور سے پرواز کے بعد حادثے کا شکار ہوا؟

(الف) 14اگست 1988ء (ب) 15اگست 1988ء

(ج) 16 اگست 1988ء (د) **17 اگست 1988ء**

۲۲۔ پاکستان نے غوری میزائل کا تجربہ کب کیا؟

(الف) 6 اپریل 1998ء (ب) 7 اپریل 1998ء

(ج) 8 اپریل 1998ء (د) 9 اپریل 1998ء

۲۳۔ جنرل پرویز مشرف نے کب لیگل فریم ورک آرڈر جاری کیا؟

(الف) 21 اگست 2002ء (ب) 22 اگست 2002ء

(ج) 23 اگست 2002ء (د) 24 اگست 2002ء

مختصر سوالات

نوٹ: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔

سوال 1: صنعتوں کے قومیانے کا اعلان کب ہوا اور کون کون سی صنعتیں قومیائی گئیں؟

جواب: 1972ء میں ایک آرڈیننس کے ذریعے بعض صنعتوں کو قومی ملکیت میں لینے کا اعلان کیا گیا جن میں فولاد اور لوہے کی صنعت بھاری انجینئرنگ کی صنعت، دھاتوں کی بنیادی صنعت، موٹر گاڑیوں اور ٹریکٹر کے پرزوں کو جوڑنے کے پلانٹ، بجلی کا سامان بنانے کی صنعت، گیس اور تیل صاف کرنے کے کارخانے شامل تھے۔

سوال 2: وفاقی شرعی عدالتوں کا قیام کب ہوا؟

جواب: اسلامی نظام کے نفاذ کی رفتار کو تیز کرنے کے لیے 1973ء کے آئین میں ترمیم کی گئی جس کے ذریعے ہر ہائی کورٹ میں تین ججوں پر مشتمل ایک شریعت بینچ اور سپریم کورٹ میں تین ججوں پر مشتمل ایک اپیلٹ شریعت بینچ قائم کیا گیا۔ اس عدالت کو بجا طور پر اختیارات حاصل تھے کہ وہ کسی بھی قانون کو جو اسلامی حوالے سے درست نہ ہو یکسر ختم کردے۔ شریعت بینچوں کا فیصلہ

صدر مملکت سمیت ہر ایک کے لیے ماننا لازم قرار دیا گیا البتہ سپریم کورٹ کے اپیلٹ شریعت بینچ کے فیصلے کے خلاف حکومت اپیل کر سکتی تھی۔

سوال 3: وفاقی محتسب سے کیا مراد ہے؟

جواب: جنرل محمد ضیاء الحق نے انصاف، قانون کی بالادستی اور مساوات قائم کرنے کے لیے جون 1981ء میں وفاقی محتسب کا ادارہ قائم کیا۔ یہ ادارہ غیر جانبدار اور غیر سیاسی ہے۔ اس عہدے کی میعاد چار سال ہے۔ کوئی شہری اگر کسی سرکاری محکمے یا کسی افسر کے فیصلے، حکم یا کارروائی کے سبب متاثر ہوا ہو تو وہ سادہ کاغذ پر اپنی شکایات لکھ کر وفاقی محتسب کو ڈاک کے ذریعے بھیج کر ایسے عناصر کے خلاف کارروائی کے لیے درخواست کر سکتا ہے۔

سوال 4: جینوا مذاکرات پر نوٹ لکھیں؟

جواب: سویت یونین کی فوج جب بری طرح افغانستان میں ناکام ہو گئی تو روس کے نئے صدر میخائیل گورباچوف نے افغانستان کے مسئلے پر لچکدار رویہ اختیار کیا۔ پچاس ہزار روس فوج اور بے پناہ مالی نقصان کے بعد بالآخر روس اس مسئلے سے جان چھڑانا چاہتا تھا۔ اس طرح دسمبر 1987ء میں اقوام متحدہ کے ذریعے اس مسئلے کے حل پر اتفاق کیا گیا اور مذاکرات کامیاب ہو گئے جن کو تاریخ میں جینوا مذاکرات کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اور اس طرح 15 مئی 1988ء سے روسی افواج کی واپسی شروع ہو گئی۔

سوال 5: وزیر اعظم محمد خان جونیجو کا پانچ نکاتی پروگرام بیان کریں؟

جواب: وزیر اعظم محمد خان جونیجو نے 31 دسمبر 1985ء کو اپنے پانچ نکاتی منشور کا اعلان کیا۔ یہ پروگرام چار برسوں پر مشتمل تھا۔ اس پروگرام کے اہم نکات درج ذیل تھے۔

ا۔ نظریہ پاکستان کی بنیاد پر ایک مستحکم اسلامی جمہوری نظام کا قیام۔

۲۔ بے روزگاری کے خاتمے اور عوام کی خوشحالی کو یقینی بنانے کے لیے منصفانہ معاشی نظام

کا قیام۔

۳۔ ملک سے ناخواندگی دور کر کے قوم کو جدید سائنسی دور کے لیے تیار کرنا۔

۴۔ بدعنوانی، رشوت اور ناانصافی ختم کر کے عوام کو انصاف اور معاشرتی تحفظ فراہم کرنا۔

۵۔ مضبوط دفاع اور غیر وابستہ متوازن خارجہ پالیسی کے ذریعے ملکی استحکام، قومی سلامتی اور خود مختاری کا تحفظ کرنا۔

سوال 6: مقامی حکومتوں کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: جنرل پرویز مشرف نے اختیارات کو نچلی سطح پر منتقل کرنے کے لیے اور عوام کی شرکت کو مؤثر بنانے کے لیے 23 مارچ 2000ء کو مقامی حکومتوں کا اعلان کیا۔ ان حکومتوں کے انتخابات مرحلہ وار اور جامع منصوبہ بندی کے تحت تھے۔ جنرل پرویز مشرف نے 14 اگست 2000ء کو مقامی حکومت کے تین درجاتی نظام کا اعلان کیا۔ جو یونین کونسل، تحصیل / ٹاؤن کونسل پر مشتمل تھا۔ مقامی حکومت کے تمام قوانین یکساں طور پر دیہی اور شہری علاقوں میں نافذ کیے گئے تاکہ دیہی اور شہری علاقوں کے درمیان فرق کو ختم کیا جاسکے۔ مقامی کونسلوں میں مزدوروں، عورتوں، کسانوں اور اقلیتوں کو نمائندگی دی گئی۔

سوال 7: لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2005ء پر نوٹ لکھیں؟

جواب: جون 2005ء میں نئے بلدیاتی و ضلعی نظام نے جب اپنی میعاد پوری کرلی تو اس نظام میں بہتری کے غرض سے نئے بلدیاتی انتخابات سے پہلے صوبائی اسمبلی کی مشاورت سے اس میں ترامیم کی گئیں۔ جس کے بعد نیا لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2005ء جاری کیا گیا۔ اس آرڈیننس کے تحت یونین کونسل کے اراکین اور کونسلروں کی تعداد 21 سے 13 کر دی گئی۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت کے اصلاحات پر مفصل نوٹ لکھیں؟

جواب: ذوالفقار علی بھٹو نے جب چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کی حیثیت سے اقتدار سنبھالا تو ان کی یہ کوشش تھی کہ وہ اپنے وسیع اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے اپنے منشور کی روشنی میں اصلاحات نافذ کریں۔ جب وہ وزیر اعظم بن گئے تو انہوں نے درجہ ذیل اصلاحات نافذ کیں۔

ا۔ معاشی اصلاحات: ذوالفقار علی بھٹو نے پیپلز پارٹی کے منشور کے مطابق معاشی اصلاحات نافذ کیے۔ عوام کی اشیاء ضرورت کی قیمتوں میں رعایت دی۔ کاشتکاروں کو کھاد، بیج اور ٹریکٹر رعایتی نرخوں پر فراہم کیے۔ کاشتکاروں سے فصل خریدنے پر امدادی قیمت دی گئی۔ ملازمین کی تنخواہوں اور مراعات پر نظر ثانی کی۔ ملازمین کے بے شمار سکیلوں میں یکسانیت پیدا کر کے 22 سکیل کر دیئے گئے۔ ملازمین کو قرضے کی سہولت فراہم کی گئی۔ پنشن کی شرح میں اضافہ کیا گیا۔ اس کے علاوہ بچوں کی فیس ملازمین کو معاف کر دی اور تفریحی سہولتوں میں اضافہ کیا۔ بیوہ عورتوں کے لیے پنشن کی سہولت فراہم کر دی۔

۲۔ لیبر اصلاحات: ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت میں پہلی مرتبہ مزدوروں کے لیے قانون سازی کی گئی۔ مزدوروں کی حالت کو بہتر بنانے کے لیے مراعات میں اضافہ کیا گیا۔ اُن کو میڈیکل کی سہولت دی گئی۔ مزدوروں کے لیے بونس کی ادائیگی لازمی قرار دی گئی۔ مزدور تحریک اور ٹریڈ یونین کے نظام کو بھی زیادہ تحفظ دیا گیا۔ بڑھاپے میں اُن کے لیے پنشن اور بیمہ کی سہولت فراہم کر دی گئی۔

۳۔ صنعتیں: 1972ء میں ایک آرڈیننس کے ذریعے بعض صنعتوں کو قومی ملکیت میں لینے کا اعلان کیا گیا جن میں فولاد اور لوہے کی صنعت، بھاری انجینئرنگ کی صنعت، دھاتوں کی بنیادی صنعت، موٹر گاڑیوں اور ٹریکٹر کے پرزوں کو جوڑنے کے پلانٹ، بجلی کا سامان بنانے کی صنعت،

گیس اور تیل صاف کرنے کے کارخانے شامل تھے۔ اس پالیسی سے غیر ملکی سرمایہ کو تحفظ دیا گیا۔

۴۔ بیمہ زندگی اور بینک: بیمہ کمپنیوں کو قومی ملکیت میں لیا گیا اور 1972ء میں سٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن قائم کر دی گئی۔ 19 مئی 1972ء کو ایک صدارتی حکم کے ذریعے تمام بینک قومیائے گئیں۔ اور ان کا کنٹرول سٹیٹ بینک آف پاکستان کے حوالے کیا گیا۔

۵۔ تعلیمی اصلاحات: بھٹو حکومت نے تعلیمی اداروں کو قومیا لیا۔ جو سکول قومیائے گئے تھے ان میں تعلیم مفت کر دی گئی۔ تاہم یہ پالیسی مقاصد حاصل کرنے میں ناکام رہی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ کچھ اعلیٰ تعلیمی ادارے اس پالیسی سے مستثنیٰ تھے جس کی وجہ سے طبقاتی فرق وسیع سے وسیع تر ہوتا گیا۔

۶۔ زرعی اصلاحات: یکم مارچ 1972ء کو بھٹو نے زرعی اصلاحات کیں۔

۱) حد ملکیت 500 ایکڑ نہری اور 1000 ایکڑ بارانی سے کم کر کے 150 ایکڑ نہری اور 300 ایکڑ بارانی مقرر کی گئی۔

۲) زائد زمین مزارعین میں تقسیم کی۔

۳) مزارعین کی بے دخلی پر پابندی لگا دی گئی۔

۴) مزارعین کو زمین کی فروخت کی صورت میں حق شفعہ دے دیا گیا۔

۵) بیج مہیا کرنا لگان اور آبیانہ کی ادائیگی مالکان کے ذمہ قرار پائی۔

سوال 2: 1973ء کے آئین کے اہم نکات کیا ہیں؟

جواب: 1973ء کے آئین کی اہم دفعات درج ذیل ہیں۔

ا۔ وفاقی آئین: 1973ء کا آئین وفاقی ہے جس کی رو سے ملک چار صوبوں، وفاقی دارالحکومت اسلام آباد، قبائلی علاقہ جات اور شمالی علاقوں پر مشتمل ہے۔

۲۔ تحریری آئین: 1973ء کے آئین کے کل 280 دفعات ہے اور سرکاری طور پر تحریری شکل میں موجود ہے۔

۳۔ پارلیمانی: یہ آئین پارلیمانی ہے۔ وزیر اعظم اور کابینہ پارلیمنٹ سے لیے جاتے ہیں۔ اور اختیارات اُن ہی کے پاس ہوتے ہیں۔

۴۔ دو ایوانی مقننہ: مرکزی مقننہ دو ایوانوں پر مشتمل ہے۔ ایوان زیریں کو قومی اسمبلی اور ایوان بالا کو سینٹ کہتے ہیں۔

۵۔ بنیادی حقوق: 1973ء کے آئین میں عوام کو بنیادی حقوق دیئے گئے ہیں۔ مقننہ کو ایسی قانون سازی کا اختیار حاصل نہیں جو بنیادی حقوق کے خلاف ہو۔

۶۔ ترمیم کا طریقہ کار: آئین میں ترمیم کے لیے دونوں ایوانوں میں دو تہائی اکثریت سے منظوری لینا لازمی ہے۔

۷۔ آزاد عدلیہ: 1973ء کے آئین کے مطابق عدلیہ آزاد ہے اس آئین میں ججوں کی تقرری اور برطرفی کے لیے طریقہ کار موجود ہے۔ ملک کی سب سے بڑی عدالت سپریم کورٹ ہے جبکہ ہر صوبے اور وفاق میں ہائی کورٹس ہیں۔

۸۔ بلاواسطہ انتخابات: اس آئین کے تحت قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے لیے ہر پانچ سال بعد عام انتخابات منعقد کیے جاتے ہیں۔ یہ انتخابات بلاواسطہ ہوتے ہیں۔

۹۔ قومی زبان: اس آئین کی رو سے قومی زبان اردو ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ علاقائی زبانوں کی ترویج اور ترقی کی ضمانت دی گئی ہے۔

سوال 3: نفاذ اسلام کے لیے جنرل ضیاء الحق کی کوششیں تفصیل سے بیان کریں؟

جواب: جنرل ضیاء الحق نے ملک کی باگ دوڑ سنبھالنے کے فوراً بعد 10 فروری 1979ء کو ملک میں اسلامی حدود و تعزیرات کے نفاذ کا اعلان کیا۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱) زکوٰۃ و عشر: جنرل ضیاء الحق نے 20 جون 1980ء کو زکوٰۃ و عشر آرڈیننس نافذ کیا۔ اس کی

روے حکومت کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ بینکوں میں جمع شدہ رقوم پر ڈھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ کاٹ سکتی ہے۔

۲) **زکوٰۃ فاؤنڈیشن:** وفاقی حکومت نے فروری 1982ء میں نیشنل زکوٰۃ فاؤنڈیشن قائم کی۔ اس ادارے کے قیام کا مقصد مستحقین زکوٰۃ کی تربیت ہے۔ تاکہ وہ ہمیشہ زکوٰۃ پر انحصار نہ کریں۔ ابتدائی طور پر اس کے لیے 10 کروڑ روپے مختص کیے گئے۔

۳) **وفاقی شرعی عدالت:** اسلامی نظام کے نفاذ کو تیز کرنے کے لیے آئین میں ترمیم کی گئی اور تین ججوں پر مشتمل ایک اپیلٹ شریعت بینچ قائم کیا گیا اس عدالت کو اختیار دیا گیا کہ وہ کسی بھی قانون کو جو اسلامی حوالے سے درست نہ ہو یکسر ختم کر دیں۔ اس عدالت کا فیصلہ صدر مملکت سمیت ہر ایک کے لیے لازمی قرار دیا گیا۔

۴) **خلفائے راشدین، اہل بیت اور صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کی سزا:** حکومت نے آئین کی دفعہ 298 میں ترمیم کر دی جس کے تحت خلفائے راشدین، اہل بیت اور صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کرنے والوں کو تین سال قید بامشقت یا جرمانہ یا دونوں سزائیں ایک ساتھ دینے کا فیصلہ کیا گیا۔

۵) **مطالعہ پاکستان اور اسلامیات کی لازمی تعلیم:** وفاقی حکومت نے تعلیمی اداروں میں بی۔ اے اور بی ایس سی کی سطح تک اور تمام پیشہ ورانہ تعلیمی اداروں میں مطالعہ پاکستان اور اسلامیات کے مضامین کو لازمی قرار دیا۔ البتہ غیر مسلموں کے لیے اسلامیات کے بجائے اخلاقیات کا مضمون مختص کیا گیا۔

۶) **احترام رمضان آرڈیننس:** 1981ء میں صدر جنرل ضیاء الحق نے احترام رمضان کے حوالے سے ایک آرڈیننس جاری کیا۔ اس آرڈیننس کے روے رمضان المبارک کے اوقات میں سرعام تمباکو نوشی اور کھانے پینے کی ممانعت کی گئی۔ خلاف ورزی کرنے والے کو تین ماہ قید یا جرمانہ

یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

۷) **وفاقی محتسب:** جنرل ضیاء الحق نے وفاقی محتسب کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا ہے جو غیر جانبدار اور غیر سیاسی ہے۔ اس کی میعاد چار سال ہے۔ اگر کوئی شہری کسی سرکاری محکمے یا افسر کے غلط کارروائی سے متاثر ہوا ہو تو وہ اس ادارے میں اپنے شکایات داخل کرواسکتا ہے۔

۸) **مجلس شوریٰ کا قیام:** نفاذ اسلام اور اسلامی معاشرے کے قیام کے لیے جنرل ضیاء الحق نے دسمبر 1981ء میں مجلس شوریٰ قائم کیا ہے جو 50 ارکان پر مشتمل ہے۔

۹) **بلاسود بنکاری:** اقتصادی نظام کو سود کی لعنت سے پاک کرنے کے لیے صدر جنرل ضیاء الحق نے بعض اقدامات کیے جس کے تحت بینکوں میں بلاسود بنکاری متعارف کرایا گیا۔

سوال 4: بینظیر بھٹو کے حکومت کے دونوں ادوار پر نوٹ لکھیں؟

جواب: **پہلا دور:** 1988ء کے عام انتخابات میں پیپلز پارٹی نے کامیابی حاصل کی اور آئین کی رو سے یکم دسمبر 1988ء کو صدر پاکستان نے قومی اسمبلی میں زیادہ نشستیں حاصل کرنے پر بے نظیر کو حکومت بنانے کی دعوت دی چنانچہ محترمہ بینظیر بھٹو نے بحیثیت وزیر اعظم اپنے عہدے کا حلف 2 دسمبر 1988ء کو اٹھایا۔ اقتدار سنبھالنے کے بعد بے نظیر حکومت نے اپنے پہلے دور میں درجہ ذیل اقدامات کیے۔

۱) امریکہ اور روس کے ساتھ بہتر تعلقات کے لیے کوشش کی گئی۔
۲) تیسری دنیا کے مفادات اور حقوق کی حفاظت کی۔
۳) ہندوستان اور پاکستان کے درمیان کشیدگی کم کرنے کی کوشش کی۔
۴) ایم۔کیو۔ایم کے ساتھ معاہدہ کیا۔
۵) پریس کے آزادی کے لیے ریڈیو اور ٹیلی وژن خود مختار ادارے بنائے۔
۶) جیلوں میں بند سیاسی قیدیوں کو رہائی بخشی۔

۷) مزدور یونین بحال کیے۔
۸) پاکستان کے ایٹمی تنصیبات کے تحفظ کے لیے بھارت سے معاہدہ کیا۔
۹) عوام کے فلاح و بہبود کے لیے پشاور میں پیپلز ورکس پروگرام کا آغاز کیا۔

بینظیر بھٹو کا یہ پہلا دور تھا اس دور کو صدر پاکستان غلام اسحاق نے 16 اگست 1990ء کو برطرف کر کے ختم کر دیا۔

دوسرا دور: 1993ء کے عام انتخابات میں کامیابی کے بعد 19 اکتوبر 1993ء کو بے نظیر بھٹو نے دوسری مرتبہ وزیر اعظم کے عہدے کا حلف اٹھایا۔ بے نظیر حکومت کے دوسرے دور میں درجہ ذیل قدم اٹھائیں۔

۱) بے روزگاری میں کمی کے لیے کوشش کی۔
۲) خواندگی میں اضافہ کے لیے اقدامات کیے۔
۳) لوڈشیڈنگ کے خاتمہ کے لیے کوشش کی۔
۴) صحت کے بنادی سہولتیں لوگوں کو فراہم کیے۔
۵) منشیات کے روک تھام کے لیے اقدامات کیے۔
۶) جرائم اور دہشت گردی کے خاتمہ کے لیے خارجہ پالیسی پر نظر ثانی کی۔
۷) تعلیم کو خاص اہمیت دی۔
۸) قومی وسائل کو ترقی دی۔

بے نظیر کے دوسرے دور کو صدر پاکستان فاروق لغاری نے 5 نومبر 1996ء کو ختم کیا۔

سوال ۵: نواز شریف کے پہلے دور حکومت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: نواز شریف کا پہلا دور حکومت 6 نومبر 1990ء سے شروع ہوا۔ نواز شریف جب پہلی دفعہ وزیر اعظم پاکستان بنے تو آپ نے درجہ ذیل اقدامات کیے۔

۱) وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے درمیان اقوام کے تقسیم کے لیے قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ کا اعلان کیا۔

۲) دریائے سندھ کے پانی کے تقسیم کے مسئلے پر چاروں صوبوں کے وزرائے اعلیٰ نے ایک معاہدے پر دستخط کیے اور IRSA کے قیام کا فیصلہ کیا۔

۳) اقتصادی ترقی کے لیے 22 جنوری 1991ء کو نجکاری کمیشن قائم کیا۔

۴) ملکی برآمدات میں 12 فیصد تک اضافہ کیا۔

۵) غیر ملکی سرمایہ کاری میں اضافہ ہوا۔

۶) زراعت کے ترقی کے لیے کاشتکاروں اور کسانوں کی مالی مدد کی۔

۷) 1991ء میں شریعت بل پاس کیا۔

۸) بیت المال قائم کیا۔

۹) بے روزگاری کے خاتمہ کے لیے خود روزگار سکیم کا اعلان کیا۔

۱۰) ملازمین کے خوشحالی کے لیے لیبر پالیسی کا اعلان کیا۔

۱۱) لاہور اور اسلام آباد کے ٹریفک مسائل کو حل کرنے کے لیے موٹروے کا منصوبہ بنایا۔

۱۲) خود انحصاری سیم کے تحت پبلک ٹرانسپورٹ پروگرام شروع کیا۔

نواز شریف کے اس دور کو صدر غلام اسحاق نے 18 اپریل 1993ء کو اسمبلیاں توڑ کر ختم کیا۔

سوال 6: جنرل پرویز مشرف کے دور حکومت پر مفصل نوٹ لکھیں؟

جواب: جنرل پرویز مشرف نے وزیر اعظم نواز شریف کو برطرف کر دیا اور 12 اکتوبر 1999ء کو حکومت کی باگ دوڑ سنبھالا۔ جنرل پرویز مشرف نے اپنے دور حکومت میں درجہ ذیل اقدامات کیے۔

۱) **مقامی حکومتیں:** اختیارات کو نچلی سطح پر منتقل کرنے کے لیے جنرل پرویز مشرف نے مقامی حکومتیں متعارف کروائے اور 23 مارچ 2000ء کو مرحلہ وار بلدیاتی انتخابات کرنے کا جامع منصوبہ بنایا۔ قومی تعمیر نو بیورو (NRB) قائم کیا۔ بلدیاتی انتخابات کا آغاز دسمبر 2000ء میں کیا اور جولائی 2001ء میں اپنے اختتام کو پہنچا۔ گاؤں کے سطح پر یونین کونسل اور تحصیل کے سطح پر تحصیل کونسل اور ضلع کے سطح پر یہ ضلع کونسل متعارف کرائے۔ ہر کونسل میں ایک ناظم اور ایک نائب ناظم کا عہدہ رکھا۔ ہر کونسل میں کسانوں، مزدوروں اور محنت کشوں کے لیے نشستیں مقرر کیے۔ ہر کونسل کو مقامی سطح پر اختیارات دیے۔ کمشنر اور ڈپٹی کمشنر کا عہدہ ختم کیا اور ڈویژن بھی توڑ دیے۔ ضلعی پولیس کا سربراہ اور ڈی سی او ضلع ناظم کے ماتحت بنا دیئے۔

۲) **لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2005ء:** جون 2005ء میں بلدیاتی نظام کی میعاد پوری ہو گئی تو اس نظام میں بہتری کے غرض سے نئے بلدیاتی انتخابات سے پہلے صوبائی اسمبلی کے مشاورت سے اس میں ترامیم کر دی جس کے بعد نیا لوکل گورنمنٹ آرڈیننس جاری کیا گیا۔ اس آرڈیننس کے تحت یونین کونسل کے اراکین اور کونسلروں کی تعداد 21 سے 13 کر دی گئیں۔

۳) **صدارتی ریفرنڈم:** 30 اپریل 2002ء کو الیکشن کمیشن نے صدارتی ریفرنڈم کرانے کا اعلان کیا۔ حزب اختلاف نے اس کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل دائر کر دی۔ جسے سپریم کورٹ نے مسترد کر دیا اور 30 اپریل 2002ء کو صدارتی ریفرنڈم ہوا اور پرویز مشرف بھاری اکثریت سے کامیاب ہو کر صدر پاکستان بن گئے۔

۴) **لیگل فریم ورک آرڈر (LFO) 2002ء:** چیف ایگزیکٹو پرویز مشرف نے 21 اگست 2002ء کو لیگل فریم ورک آرڈر جاری کیا۔ اس آرڈر کے تحت صدر قومی اسمبلی میں اکثریتی پارٹی کو اپنے ایک نمائندے کو وزیر اعظم کی نامزدگی کے لیے دعوت دے گا اور صوبائی گورنر صوبائی اسمبلیوں کی اکثریتی پارٹیوں کو وزیر اعلیٰ کا عہدہ سنبھالنے کی دعوت دے گی۔ اس آرڈر کے

روسے صدر آئین میں ترمیم کر سکتا ہے اور ترمیم کا یہ آرڈر کسی بھی کورٹ میں چیلنج نہیں کیا جا سکتا اس کے علاوہ قومی اسمبلی کے نشستوں کے لیے اعلان بھی کیا گیا۔

۵) 2002ء کے عام انتخابات: 10 اکتوبر 2002ء کو عام انتخابات منعقد کرائے گئے ان انتخابات میں قومی اسمبلی کی جنرل نشستوں کی تعداد 272 تھی۔ ان انتخابات کے نتیجے میں قومی اسمبلی میں مسلم لیگ نے واضح اکثریت حاصل کی۔ پنجاب اسمبلی میں 130 نشستیں حاصل کیے۔ دوسری اکثریتی پارٹی پیپلز پارٹی تھی جبکہ تیسرے نمبر پر متحدہ مجلس عمل تھا۔ اس طرح پنجاب اور سندھ میں مسلم لیگ (ق) جبکہ صوبہ خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں متحدہ مجلس کی حکومتیں قائم ہو گئیں۔

۶) مشرف کی اعتدال پسندی: 11 ستمبر 2001ء میں جب امریکہ پر حملے ہوئے۔ ان حملوں کی ذمہ داری القاعدہ نے تسلیم کی۔ القاعدہ کی تنظیم اس وقت افغانستان میں تھی۔ چنانچہ امریکہ نے افغانستان پر حملہ کیا۔ پاکستان کو بھی اُس وقت سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا لیکن مشرف حکومت نے امریکہ کے ساتھ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں ساتھ دیا لیکن اس سے بدامنی اور پھیل گئی۔

۷) مشرف کی دور حکومت میں صنعت کاری اور نجکاری: عالمی بینک کے رپورٹ کے مطابق مشرف کے دور حکومت میں پاکستان کی معیشت میں 6.8% ترقی ہوئی جس کی وجہ صنعتی میدان میں ملکی اور غیر ملکی سرمایہ کاری ہے۔ مشرف نے 14 سے 17 نومبر 2000ء تک کراچی میں ایک عظیم الشان بین الاقوامی نمائش کا اہتمام کیا۔ دسمبر 2003ء میں بل گیٹس نے پاکستان میں سرمایہ کاری پر آمادگی ظاہر کی۔ مشرف کے دور میں بینکوں اور صنعتوں کی نجکاری کی وجہ سے 5 فیصد پاکستانی عوام غربت سے نکل کر درمیانے طبقے کا حصہ بن گئے۔

پاکستان اور بیرونی دنیا
MCQ's

سوال: درست جواب کا انتخاب کریں۔

۱۔ پاکستان چین سرحدی معاہدہ کب طے پایا؟

(الف) 1950ء (ب) 1956ء (ج) 1961ء (د) 1963ء

۲۔ گوادر بندرگاہ کس ملک کے تعاون سے تعمیر ہوئی؟

(الف) ایران (ب) چین (ج) کویت (د) امریکہ

۳۔ مسئلہ کشمیر پر اب تک پاکستان اور بھارت کی کتنی جنگیں ہو چکی ہیں۔

(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

۴۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان شملہ معاہدہ کب طے پایا؟

(الف) 1969ء (ب) 1972ء (ج) 1976ء (د) 1980ء

۵۔ 1960ء میں پاکستان اور بھارت کے درمیان کون سا معاہدہ طے پایا؟

(الف) معاہدہ سندھ طاس (ب) ایٹمی تنصیبات پر حملہ نہ کرنا

(ج) شملہ معاہدہ (د) تجارتی معاہدہ

۶۔ شاہ ایران نے پہلی بار پاکستان کا دورہ کب کیا تھا؟

(الف) 1948ء (ب) 1950ء (ج) 1952ء (د) 1953ء

۷۔ علاقائی تعاون برائے ترقی کی تنظیم کے رکن ممالک کون کونسے تھے؟

(الف) ایران، پاکستان اور افغانستان (ب) پاکستان، عراق اور ترکی

(ج) ترکی، ایران اور سعودی (د) پاکستان، ایران اور ترکی

۸۔ D-8 تنظیم میں شامل ممالک کی تعداد کتنی ہے؟

(الف) 7 **(ب) 8** (ج) 9 (د) 10

۹۔ پاکستان اقوام متحدہ کا رکن کب بنا ہے؟

(الف) اگست 1948ء **(ب) ستمبر 1947ء**

(ج) اکتوبر 1948ء (د) نومبر 1948ء

۱۰۔ 1996ء میں طالبان نے کون سا شہر فتح کیا؟

(الف) قندھار (ب) جلال آباد **(ج) کابل** (د) خوست

۱۱۔ وسط ایشیائی ریاستوں کی تعداد کتنی ہے؟

(الف) پانچ (ب) چھ (ج) آٹھ (د) نو

۱۲۔ رقبہ کے لحاظ سے عالم اسلام کا سب سے بڑا ملک کون سا ہے؟

(الف) پاکستان **(ب) قازقستان** (ج) ازبکستان (د) ترکمانستان

۱۳۔ 1969ء میں ہونے والے پہلی سربراہ کانفرنس میں کتنے مسلم ممالک نے شرکت کی؟

(الف) 22 (ب) 23 **(ج) 24** (د) 25

۱۴۔ OIC کی سربراہ کانفرنس کتنے سال بعد منعقد ہوتی ہے؟

(الف) تین سال بعد (ب) چار سال بعد

(ج) پانچ سال بعد (د) ایک سال بعد

۱۵۔ مسئلہ کشمیر پہلی مرتبہ اقوام متحدہ میں کب پیش ہوا؟

(الف) یکم جنوری 1948ء (ب) 22 جنوری 1948ء

(ج) 5 جنوری 1949ء (د) اکتوبر 1947ء

۱۶۔ معاہدہ جاریہ کب طے پایا؟

(الف) اگست 1948ء　　(ب) اگست 1949ء

(ج) اگست 1947ء　　(د) اکتوبر 1947ء

۱۷۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان جنوبی ایشیاء میں کہاں واقع ہے؟

(الف) شمال مغرب　　**(ب) شمال مشرق**

(ج) جنوب مغرب　　(د) جنوب مشرق

۱۸۔ پاکستان اور چین کے درمیان سرحدی تنازعہ کب شروع ہوا؟

(الف) 1940　　**(ب) 1950**　　(ج) 1960　　(د) 1965

۱۹۔ J.F 17 Thunder پاکستان نے کس ملک کی مدد سے تیار کیا ہے؟

(الف) بھارت　　(ب) ایران　　**(ج) چین**　　(د) جاپان

۲۰۔ علاقائی تعاون برائے ترقی کی تنظیم کب وجود میں آئی؟

(الف) 1961ء　　(ب) 1962ء　　(ج) 1963ء　　**(د) 1964ء**

۲۱۔ کمیونسٹ انقلاب کب شروع ہوا؟

(الف) 1978ء　　(ب) 1979ء　　(ج) 1980ء　　(د) 1981ء

۲۲۔ پاکستان نے طالبان کی حکومت کو کب تسلیم کیا؟

(الف) 1991ء　　**(ب) 1992ء**　　(ج) 1993ء　　(د) 1994ء

۲۳۔ امریکہ پر خودکش حملے کب ہوئے؟

(الف) 9 ستمبر 2001ء　　(ب) 10 ستمبر 2001ء

(ج) 11 ستمبر 2001ء　　(د) 12 ستمبر 2001ء

۲۴۔ پاکستان نے ایٹمی دھماکے کب کیے؟

(الف) 1995ء　　(ب) 1996ء　　(ج) 1997ء　　**(د) 1998ء**

۲۵۔ پاکستان میں تباہ کن زلزلہ کب آیا تھا؟

(الف) 18 اکتوبر 2005ء　(ب) 19 اکتوبر 2005ء

(ج) دسمبر 2005ء　(د) جنوری 2005ء

۲۶۔ پاکستان کب امریکی بلاک میں شامل ہو گیا۔

(الف) 1945ء　(ب) 1950ء　(ج) 1960ء　(د) 1970ء

مختصر سوالات

نوٹ: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔

سوال 1: پاکستان کے خارجہ پالیسی کے بنیادی مقاصد کیا ہیں؟

جواب: پاکستان کے خارجہ پالیسی کے مقاصد درج ذیل ہیں۔

۱۔ قومی سلامتی　۲۔ نظریاتی تحفظ　۳۔ معاشی ترقی

پاکستان کو ہمسایہ اور سپر پاور سے خطرہ لاحق ہوتا ہے اس لیے سب سے پہلے خارجہ پالیسی کا مقصد قومی سلامتی ہے۔ اس طرح پاکستان چونکہ ایک نظریہ کے تحت وجود میں آیا ہے اس لیے پاکستان اپنے نظریاتی اساس کی حفاظت چاہتا ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان چونکہ ایک ترقی پذیر ملک ہے۔ اس لیے خارجہ پالیسی کا تیسرا مقصد پاکستان کی معاشی ترقی ہے۔

سوال 2: پاکستان کی جغرافیائی اہمیت بیان کریں؟

جواب: پاکستان جغرافیائی اور سیاسی لحاظ سے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ محل وقوع کے لحاظ سے پاکستان اسلامی دنیا کے مفادات، بین الاقوامی تجارت اور علاقائی سالمیت کے لیے بہت اہمیت رکھتا ہے۔ پاکستان دنیائے اسلام کے وسط میں واقع ہے جو مغرب میں مراکش سے لے کر مشرق میں انڈونیشیا تک پھیلی ہوئی ہے۔ پاکستان کی سرحدیں دنیا کی ایک بڑی طاقت چین سے ملی ہوئی ہیں۔

پاکستان کے جنوب میں بحیرہ عرب واقع ہے جو تجارت اور تحفظ کے لحاظ سے پاکستان کے لیے بہت اہم ہے۔ پاکستان کے مشرق میں بھارت واقع ہے جو پاکستان کا ہمسایہ اور دشمن ملک ہے۔ پاکستان کے مغرب میں ایران واقع ہے جو ایک اسلامی ملک ہے۔

سوال 3: پاکستان اور چین کے تعلقات پر نوٹ لکھیں؟

جواب: چین جب 1949ء میں آزاد ہوا تو پاکستان نے اس کو تسلیم کیا۔ 1950ء میں پاکستان اور چین کے درمیان سرحدی تنازعہ شروع ہوا تو اس کو دونوں ممالک نے بہت اچھے انداز سے حل کیا۔ 1960ء میں دونوں ممالک کے تعلقات دوستانہ ہو گئے۔ 1963ء میں چین اور پاکستان کے درمیان پہلا تجارتی معاہدہ ہوا۔ پاکستان نے چین کے مدد سے J.F – 17 – Thunder الخالد ٹینک، شاہراہ قراقرم اور گوادر بندرگاہ تعمیر کیے ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سے کارخانے چین کی مدد سے پاکستان نے قائم کیے ہیں۔

سوال 4: پاکستان اور ازبکستان کے تعلقات بیان کریں؟

جواب: پاکستان اور ازبکستان کے تعلقات اُس وقت شروع ہو گئے جب ازبکستان نے سویت یونین سے آزادی حاصل کی۔ دونوں ممالک نے تعلقات کو فروغ دینے کے لیے کئی معاہدوں پر دستخط کیے ہیں۔ پہلا معاہدہ 1992ء میں کراچی میں ہوا۔ مارچ 1992ء میں ازبکستان اور پاکستان کے درمیان اقتصادی، تجارتی اور کاروباری تعلقات کو فروغ دینے کے لیے نجی شعبے میں ایک معاہدہ طے کیا۔ اس طرح مختلف معاہدوں کے تحت دونوں ممالک تجارت، مواصلات، توانائی، بینکاری اور سڑکوں کے تعمیر کے شعبوں میں ایک دوسرے سے تعاون کریں گے۔ مسئلہ کشمیر پر ازبکستان پاکستان کی حمایت کرتا ہے۔

سوال 5: OIC کیا ہے۔ اس کے قیام کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

جواب: مسلمانانِ عالم کی دیرینہ خواہش تھی کہ ایک ایسا پلیٹ فارم قائم کیا جائے جس پر تمام

اسلامی ممالک اکٹھے ہو کر اپنے مشترکہ مسائل کا حل تلاش کر سکیں اور عالم اسلام کو درپیش بیرونی خطرات کا مقابلہ کرنے کے لیے لائحہ عمل تیار کر سکیں۔ 1969ء میں جب مسجد اقصیٰ میں آتشزدگی کا واقعہ پیش آیا تو اسلامی ممالک کو تشویش لاحق ہوئی چنانچہ سعودی عرب اور مراکش کی حکومتوں نے اس میں بہت اہم کردار ادا کیا۔ ان حکومتوں نے ایک کمیٹی منعقد کی جس میں سات ممالک شامل تھے۔ اس کمیٹی نے اسلامی ممالک کی حکومتوں سے مشورے کے بعد ستمبر 1969ء میں اسلامی سربراہ کانفرنس مراکش کے شہر رباط میں منعقد کی جس میں 24 ممالک نے شرکت کی اور اس طرح اسلامی سربراہ کانفرنس کی بنیاد رکھی گئی۔

سوال 6: اقوام متحدہ میں پاکستان کے کردار پر نوٹ لکھیں؟

جواب: قیام پاکستان کے صرف ڈیڑھ ماہ بعد یعنی 30 ستمبر 1947ء کو پاکستان اقوام متحدہ کا ممبر بنا۔ پاکستان اقوام متحدہ کے سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے۔ اقوام متحدہ کے بنیادی اور مخصوص سرگرمیوں میں پاکستان نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ جنرل اسمبلی کے عمومی اور خصوصی اجلاسوں میں پاکستان کے مندوبین نے عالمی مسائل پر اپنے نقطہ نظر کو موثر انداز میں پیش کیا ہے۔ 1980ء میں پاکستان کے صدر جنرل ضیاء الحق کو عالم اسلام کے نمائندے کی حیثیت سے جنرل اسمبلی کی صدارت کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ پاکستان کئی بار سلامتی کونسل کا غیر مستقل رکن منتخب ہوا ہے۔ اسی طرح اقتصادی، معاشرتی اور سماجی کونسلوں کی کارروائیوں میں پاکستان نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ پاکستان کے فوجی دستوں نے اقوام متحدہ کی امن فوج میں شامل ہو کر بیشتر ممالک میں امن وامان قائم رکھنے کے فرائض انجام دیے ہیں۔

سوال 7: پاک افغان تعلقات پر روشنی ڈالیں؟

جواب: پاکستان اور افغانستان دونوں اسلامی ممالک ہیں لیکن ابتدا ہی سے دونوں ممالک کے تعلقات خراب ہیں۔ افغانستان نے اقوام متحدہ میں پاکستان کے رکنیت کی مخالفت کی۔ اگست

1956ء میں وزیر اعظم پاکستان نے افغانستان کا دورہ کیا اور نومبر 1956ء میں افغانستان کے صدر نے پاکستان کا دورہ کیا۔ 1978ء میں جب روس نے افغانستان پر حملہ کیا تو لاکھوں مہاجرین نے پاکستان میں پناہ لی۔ 1992ء میں پاکستان نے افغان مجاہدین کی حکومت کو تسلیم کیا۔ 1996ء میں افغانستان میں طالبان کی حکومت قائم ہوئی تو پاکستان نے اس کو تسلیم کیا۔ حامد کرزئی کے حکومت کے ساتھ پاکستان کے خوشگوار تعلقات تھے۔ افغانستان کو امداد دینے والے ممالک میں پاکستان سرفہرست ہے۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: پاکستان کے ہمسایہ ممالک کے ساتھ تعلقات بیان کریں؟

جواب: پاکستان کے ہمسایہ ممالک چین، بھارت، ایران اور افغانستان ہیں۔ ہمسایہ ممالک وہ ممالک ہوتے ہیں جن کے ساتھ اگر تعلقات خوشگوار ہو تو ملک ترقی کے راہ پر گامزن ہوتا ہے ان ممالک کے ساتھ تعلقات کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے۔

ا۔ عوامی جمہوریہ چین: پاکستان کے شمال میں عوامی جمہوریہ چین واقع ہے۔ 1949ء میں چین نے آزادی حاصل کی پاکستان نے اقوام متحدہ میں چین کی حمایت کی۔ 1950ء میں دونوں ممالک نے سرحدی تنازعہ کو خوشگوار ماحول میں حل کیا۔ 1963ء میں چین کے ساتھ پاکستان کا پہلا تجارتی معاہدہ ہوا۔ J – F – Thunder – 17 الخالد ٹینک اور گوادر بندرگاہ پاکستان نے چین کی مدد سے بنائے۔ اس کے علاوہ پاکستان میں چین کی مدد سے کئی منصوبے چل رہے ہیں جیسا کہ ہیوی میکنیکل کمپلیکس ٹیکسلا، ایروناٹیکل کمپلیکس کامرہ، سینڈک پروجیکٹ سی پیک، چشمہ پاور پلانٹ، چترال ٹنل وغیرہ اس کے علاوہ شاہراہ قراقرم دونوں ممالک کے لازوال دوستی کی مثال ہے۔

۲۔ بھارت: پاکستان اور بھارت نے ایک ساتھ تاج برطانیہ سے آزادی حاصل کی۔ لیکن ابتدا ہی

سے دونوں ممالک کے تعلقات خوشگوار نہیں ہے۔ پاکستان جب معرض وجود میں آیا تو بھارت نے پاکستان کو مشکلات میں پھنسا دیا۔ مسئلہ کشمیر کی وجہ سے دونوں ممالک کے درمیان جنگ ہوئی اور ابھی تک دونوں ممالک کے درمیان فساد کی جڑ ہے۔ درجہ ذیل معاہدے اور مذاکرات پاکستان اور بھارت کے درمیان مختلف ادوار میں حالات کے مطابق ہوئے۔

۱۔ سندھ طاس معاہدہ 1960ء

۲۔ شملہ معاہدہ جولائی 1972ء

۳۔ 1988ء میں سارک کانفرنس کے موقع پر دونوں ممالک کے سربراہوں کے درمیان ملاقات ہوئی۔

۴۔ 1990ء میں باہمی تجارتی معاہدہ

۵۔ 14 تا 17 جولائی آگرہ میں پاکستان اور بھارت کے سربراہوں کی ملاقاتیں

۶۔ اسلام آباد سارک کانفرنس 2004ء

۷۔ 2004ء میں پاکستان اور بھارت کے سربراہوں کے درمیان اقوام متحدہ میں ملاقات۔

لیکن مسئلہ کشمیر کی وجہ سے دونوں ممالک کے درمیان تعلقات خراب ہوتے رہتے ہیں۔

۳۔ __ایران:__ پاکستان کے مغرب میں ایران واقع ہے۔ پاکستان کو اقوام میں سب سے پہلے ایران نے تسلیم کیا۔ قیام پاکستان کے بعد وزیر اعظم پاکستان لیاقت علی خان نے ایران کا دورہ کیا۔ 1950ء میں شاہ ایران پاکستان تشریف لائے۔ 1964ء میں دونوں ممالک RCD کے ممبر بنے۔ 1965ء میں ایران اور پاکستان کے درمیان ثقافتی معاہدہ ہوا۔ 1985ء میں دونوں ممالک ECO کے اراکین بنے۔ 1961ء میں افغانستان اور پاکستان کے تعلقات میں ایران نے بہت اہم کردار ادا کیا۔ ایران نے 1965ء اور 1971ء کے پاک بھارت جنگوں میں پاکستان کی مالی، اخلاقی اور سفارتی مدد کی۔ ایران، عراق تنازعہ میں پاکستان نے اہم کردار ادا کیا۔ 1997ء میں

دونوں ممالک D-8 تنظیم کے رکن بنے۔ 1998ء میں پاکستان نے ایٹمی دھماکے کیے تو ایران نے پاکستان کی مدد کی۔

۴۔ **افغانستان:** پاکستان کے شمال مغرب میں افغانستان واقع ہے۔ افغانستان پہلا ملک ہے جس نے اقوام متحدہ میں پاکستان کی مخالفت کی۔ تاہم دونوں ممالک کے درمیان مختلف اوقات میں معاہدے ہوئے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ اگست 1956ء میں وزیر اعظم پاکستان نے افغانستان کا دورہ کیا۔
۲۔ نومبر 1956ء میں افغانستان کے صدر نے پاکستان کا دورہ کیا۔
۳۔ 1958ء میں پاکستان نے افغانستان کو راہداری کی سہولت فراہم کی۔
۴۔ 1978ء میں کمیونسٹ انقلاب کے دوران پاکستان نے لاکھوں افغان مہاجرین کو پناہ دی۔
۵۔ 1992ء میں پاکستان نے افغانستان میں افغان مجاہدین کی حکومت کو تسلیم کیا۔
۶۔ حامد کرزئی کی حکومت کے ساتھ پاکستان کے خوشگوار تعلقات تھے۔

سوال ۲: پاکستان کے وسط ایشیائی ریاستوں کے ساتھ تعلقات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: روس سے آزادی حاصل کرنے کے بعد پاکستان کے وسط ایشیاء کے ممالک کے ساتھ تعلقات اور بھی مستحکم ہو گئے۔ ان تعلقات کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

۱۔ **ازبکستان کے ساتھ تعلقات:** ازبکستان کو جب آزادی حاصل ہوئی تو پاکستان اور ازبکستان کے تعلقات کو فروغ ملا اور مختلف معاہدوں پر دونوں ممالک کے درمیان دستخط ہوئے۔ پہلا فضائی معاہدہ پاکستان اور ازبکستان کے درمیان 1992ء میں کراچی میں ہوا۔ مارچ 1992ء میں ازبکستان اور پاکستان کے مابین اقتصادی، تجارتی اور کاروباری تعلقات کو فروغ دینے کے لیے نجی شعبے میں ایک معاہدہ طے پایا۔ اس کے علاوہ دونوں ممالک تجارت مواصلات، توانائی، بینکاری اور سڑکوں کی تعمیر کے شعبوں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں گے۔ مسئلہ کشمیر پر ازبکستان پاکستان کی

موقف کی حمایت کرتا ہے۔

۲۔ ترکمانستان کے ساتھ تعلقات: پاکستان اور ترکمانستان کے تعلقات انتہائی خوشگوار ہیں اور مسئلہ کشمیر پر پاکستان کی حمایت کرتا ہے۔ پی آئی اے اور نیشنل بینک آف پاکستان نے ترکمانستان کے دارالحکومت اشک آباد میں اپنی اپنی شاخیں قائم کی ہیں۔ پاکستان اور ترکمانستان کے مابین قدرتی گیس کا معاہدہ ستمبر 1991ء میں طے پایا۔ مختلف شعبوں میں تعاون کے سلسلے میں مشترکہ کمیشن کا قیام 1999ء میں عمل لایا گیا۔

۳۔ قازقستان کے ساتھ تعلقات: قازقستان رقبے کے لحاظ سے عالم اسلام کا سب سے بڑا ملک ہے۔ پاکستان اور ازبکستان کے تعلقات خوشگوار ہیں۔ 1992ء میں قازقستان کے صدر پاکستان کے دورے پر آئے اور مختلف معاہدوں پر دستخط کیے۔ جن کی رو سے سائنس اور ٹیکنالوجی، تجارت، معیشت اور ذرائع آمدورفت کے شعبوں میں تعاون کی راہیں ہموار ہوگئیں۔ 1998ء میں پاکستان، چین، کرغزستان اور قازقستان کے مابین راہداری تجارت Transit Trade کا معاہدہ طے پایا۔ اس معاہدے کی بدولت چاروں ممالک کے درمیان تجارت کو فروغ ملے گا۔

۴۔ کرغزستان کے ساتھ تعلقات: پاکستان اور کرغزستان کے درمیان خوشگوار تعلقات ہیں۔ 1991ء میں پاکستان اور کرغزستان کے درمیان اقتصادی اور ثقافتی کو فروغ دینے کا معاہدہ ہوا۔ 1994ء میں پاکستان، چین، قازقستان اور کرغزستان شاہراہ قراقرم کو بین الاقوامی معیار کے مطابق بنانے پر متفق ہوئے۔ 1994ء میں پاکستان اور کرغزستان کے مابین ایک دوسرے کے ملک میں سفارت خانے کھولنے کا فیصلہ کیا گیا۔

۵۔ تاجکستان کے ساتھ تعلقات: تاجکستان پاکستان کے بہت قریب واقع ہے۔ افغانستان کا علاقہ واخان دونوں ممالک کو جدا کرتا ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان خوشگوار تعلقات ہیں۔

1992ء میں تاجکستان نے پاکستان کو بجلی فراہم کرنے کی پیشکش کی۔ دونوں ممالک کے درمیان دو طرف پروازوں کے معاہدوں پر دستخط ہوئے۔ پاکستان نے تاجکستان کو راہداری کی سہولت فراہم کی۔ سائنس، اقتصادیات اور باہمی تجارت کو فروغ دینے کے لیے دونوں ممالک کے درمیان 1994ء میں معاہدے ہوئے۔

سوال 3: پاکستان اور سعودی عرب کے تعلقات پر تبصرہ کریں؟

جواب: پاکستان اور سعودی عرب کے تعلقات ابتدا ہی سے خوشگوار ہیں۔ سعودی عرب نے تحریک پاکستان سے لے کر قیام پاکستان تک پاکستان کی بھرپور حمایت کی درجہ ذیل نکات پاکستان اور سعودی عرب کے تعلقات اور بھی واضح کرتے ہیں۔

ا۔ مقدس مقامات: پاکستان سعودی عرب کو اس لیے قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے کہ سعودی عرب مقدس مقامات کی سرزمین ہے۔ ہزاروں پاکستانی ہر سال فریضہ حج ادا کرنے کے لیے سعودی عرب جاتے ہیں۔

۲۔ ہنر مند افراد کی معاونت: سعودی عرب نے پاکستان کے ہنر مند افراد کے لیے ہزاروں ویزے جاری کیے اور آج ہزاروں پاکستانی سعودی عرب میں محنت مزدوری کر رہے ہیں۔

۳۔ شاہ فیصل مسجد اور اسلامی یونیورسٹی کا قیام: سعودی عرب نے پاکستان میں شاہ فیصل مسجد تعمیر کیا جو دونوں ممالک کے درمیان لازوال دوستی کا ایک جیتا جاگتا مثال ہے۔ اس کے علاوہ اسلامی تعلیم کو فروغ دینے کے لیے اسلام آباد میں اسلامی یونیورسٹی سعودی حکومت نے تعمیر کی۔

۴۔ پاکستان کے ایٹمی دھماکے اور سعودی عرب: پاکستان نے جب 1998ء میں ایٹمی دھماکے کیے تو بین الاقوامی برادری نے پاکستان پر معاشی پابندیاں عائد کیے اس دوران سعودی عرب نے پاکستان کے معاشی مسائل کو حل کرنے کے لیے بھرپور مدد کی اور ایک عرصے تک پاکستان کو کروڑوں روپے کا تیل فراہم کیا۔

۵۔ قدرتی آفات میں پاکستان کی مدد: 18 اکتوبر 2005ء کے تباہ کن زلزلے اور 2010 کے سیلاب میں سعودی عرب نے پاکستان کی بھرپور مدد کی۔

۶۔ جنرل ضیاء الحق اور سعودی عرب: پاکستان کے صدر جنرل ضیاء الحق اور سعودی عرب کے فرمان روا کے درمیان ذاتی تعلقات تھے جس نے پاکستان کو ترقی دینے میں اہم کردار ادا کیا۔

سوال 4: بڑی طاقتوں کے ساتھ پاکستان کے تعلقات کا جائزہ لیں؟

جواب: پاکستان کی شروع ہی سے خواہش تھی کہ دنیا کے تمام ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھیں چونکہ پاکستان اقتصادی اور دفاعی لحاظ سے کمزور تھا۔ اس لیے پاکستان چاہتا تھا کہ دفاعی اور معاشی لحاظ سے ترقی یافتہ ممالک سے قریبی دوستانہ تعلقات قائم کریں۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے پاکستان نے امریکہ، چین، برطانیہ، روس، یورپی یونین کے ممالک اور جاپان کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

پاکستان اور امریکہ کے تعلقات: پاکستان جب وجود میں آیا تو پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خان نے امریکہ کا دورہ کیا۔ 1950ء کے دھائی میں پاکستان امریکی بلاک میں شامل ہو گیا اور سیٹو SEATO اور سنٹو CENTO کا رکن بنا۔ دونوں ممالک کے درمیان باہمی دفاعی معاہدہ 1954ء میں ہوا لیکن 1965ء اور 1971ء کے پاک بھارت جنگوں میں امریکہ نے پاکستان کی کوئی مدد نہیں کی۔ 1979ء میں ایران میں اسلامی انقلاب آیا تو امریکہ پاکستان کی طرف متوجہ ہوا۔ اسی طرح افغانستان میں کمیونسٹ نے مداخلت کی تو امریکہ اور پاکستان کے تعلقات گہرے ہو گئے۔ 1998ء میں پاکستان نے ایٹمی دھماکے کیے تو امریکہ نے پاکستان پر معاشی پابندیاں لگادی۔ تاہم بین الاقوامی سطح پر تمام ممالک اپنے مفادات کو دیکھتے ہیں اس لیے پاکستان اور امریکہ کے تعلقات نشیب وفراز کا شکار ہوتے رہتے ہیں۔

پاکستان اور برطانیہ کے تعلقات: 1947ء میں جب پاکستان نے آزادی حاصل کی تو برطانیہ

نے پاکستان کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کیے۔ 1965ء میں پاکستان اور بھارت کے درمیان رن کچھ کا مسئلہ برطانیہ کی مدد سے حل ہوا۔ 1971ء میں اسلام آباد میں برطانیہ اور پاکستان کے درمیان ایک معاہدہ ہوا جس کے تحت برطانیہ نے تربیلا ڈیم کے لیے بارہ لاکھ پچاس ہزار پاؤنڈ کی اقتصادی امداد دینے کا اعلان کیا۔ 1971ء میں پاکستان اور برطانیہ کے تعلقات کچھ وقت کے لیے بنگلہ دیش کی وجہ سے کشیدہ رہے۔ 1979ء میں برطانیہ نے پاکستان کے ذمے 64 ملین پاؤنڈ کا قرضہ معاف کیا۔ اکتوبر 1981ء میں برطانوی وزیر اعظم مارگریٹ تھیچر پاکستان تشریف لائے اور افغان مہاجرین کے امداد کا اعلان کیا۔ 1965ء اور 1971ء کے پاک بھارت جنگوں میں برطانیہ نے مثبت کردار ادا کیا۔ 1999ء میں خطے کے خراب حالات کے پیش نظر برطانیہ نے پاکستان کو ایٹمی ہتھیار سرحدوں پر نصب کرنے سے روکا۔ 2002ء میں پاکستان اور بھارت کے کشیدگی کے باوجود برطانیہ نے بھارت کو 1 ارب پاؤنڈ کے برطانوی ہتھیاروں کی فراہمی کی پیشکش کی جس پر پاکستان نے تشویش کا اظہار کیا۔

پاکستان اور یورپی یونین: یورپی یونین کے ساتھ پاکستان کے تعلقات دوستانہ اور خوشگوار ہیں۔ پاکستان اپنی برآمدات کا 20% یورپی یونین کو برآمد کرتا ہے۔ یورپی یونین پاکستان کے ساتھ نمایاں سیاسی اور اقتصادی تعاون کر رہا ہے۔ یورپی یونین پاکستان میں تعلیم، بہبود آبادی، انسانی ترقی، ماحولیاتی آلودگی، چائلڈ لیبر، نشے کی لعنت سے نجات اور دیہی مراکز صحت میں کافی مدد کر رہا ہے۔

پاکستان اور جاپان کے تعلقات: پاکستان اور جاپان کے سفارتی تعلقات 1952ء میں قائم ہوئے۔ پاکستان جاپان کو کپاس برآمد کرتا ہے جبکہ جاپان نے پاکستان کے ٹیکسٹائل انڈسٹری کو پروان چڑھایا۔ حکومت جاپان نے پاکستان میں انڈس ہائے وے، چلڈرن ہسپتال PIMS، کوہاٹ ٹنل اور غازی بروتھا جیسے عظیم منصوبے پایہ تکمیل تک پہنچائے۔ اگرچہ پاک جاپان تعلقات

نشیب و فراز کا شکار ہوئے مگر اس کے باوجود پاکستان اور جاپان کے تعلقات میں اضافہ ہوا۔

پاکستان اور روس کے تعلقات: 1948ء سے پاکستان اور روس کے تعلقات کا آغاز ہوا۔ سرد جنگ کے دوران روس اور پاکستان کے تعلقات میں اُتار چڑھاؤ آیا۔ 1947ء سے 1950ء تک دونوں ممالک کے تعلقات خاصے خوشگوار تھے۔ 1958ء کے بعد تعلقات میں کچھ سرد مہری ہوئی۔ 1965ء میں دونوں ممالک کے تعلقات پھر بہتر ہوئے۔ 1980ء میں جب پاکستان نے افغان مجاہدین کی مدد کی جس کی وجہ سے تعلقات کشیدہ ہوئے۔ 2000ء کے بعد دونوں ملکوں کے تعلقات میں تیزی سے بہتری آنے شروع ہوئی اور دونوں ملکوں کے تعلیمی، ثقافتی فوجی اور سرکاری وفود کے تبادلے شروع ہوئے۔

سوال 5: مسئلہ کشمیر اور پاک بھارت تعلقات تفصیلاً بیان کریں؟

جواب: کشمیر کا مسئلہ برصغیر پاک و ہند کی تقسیم کے وقت سے چلا آرہا ہے۔ 3 جون 1947ء کے منصوبے کے تحت برصغیر پاک و ہند کی تمام ریاستوں کو حق دیا گیا کہ وہ چاہیں تو بھارت یا پاکستان کے ساتھ الحاق کر سکتی ہیں۔ تاہم الحاق کے وقت اپنے جغرافیائی محل وقوع اور رعایا کی مرضی کا خاص خیال رکھیں۔

ا۔ راجہ ہری سنگھ کا فیصلہ: راجہ ہری سنگ جو کشمیر کا راجہ تھا وہ مسلمانوں کے خلاف بھارت سے الحاق کرنا چاہتا تھا حالانکہ کشمیر میں 75 فیصد آبادی مسلمان تھی۔ جغرافیائی اعتبار سے بھی کشمیر پاکستان کے ساتھ ملحق تھا۔ راجہ نے بغاوت سے بچنے اور لوگوں کی توجہ ہٹانے کے لیے پاکستان کے ساتھ معاہدہ جاریہ Stand Still Agreement کیا لیکن بعد میں اُس نے بھارت کے ساتھ الحاق کا فیصلہ کیا۔

۲۔ کشمیری عوام کا رد عمل: کشمیر کے عوام کو جب راجہ کے غلط فیصلے کا پتہ چلا تو وہ راجہ کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے ریاست کے فوج نے معصوم کشمیریوں کو کچلنے کی بھرپور کوشش کی۔ مگر

مجاہدین نے ڈٹ کر مقابلہ کیا اور کشمیر کا کچھ حصہ آزاد کیا۔

۳۔ **ہندو اور سکھوں کا رد عمل:** ہندوؤں اور سکھوں نے انتقامی کارروائی شروع کی اور بے گناہ مسلمانوں کا قتل عام شروع کر دیا جس کے نتیجے میں خانہ جنگی شروع ہو گئی تو راجہ نے بھارت کے ساتھ الحاق کا اعلان کر دیا۔

۴۔ **قبائلی مسلمانوں کا کشمیر کی لوگوں کی مدد کرنا:** راجہ نے جب کشمیر کے عوام کو دبانے کے لیے بھارت سے فوج طلب کی تو قبائلی علاقوں کے مسلمان اپنے کشمیری بھائیوں کی مدد کے لیے کشمیر پہنچ گئے اور اس طرح پاکستان کو اپنی سرحدوں کے دفاع کے لیے کشمیر میں جنگ کرنا پڑا۔

۵۔ **کشمیر کا مسئلہ اور سلامتی کونسل کا فیصلہ:** پاکستان نے جب جنگ میں حصہ لیا تو بھارت نے جنوری 1948ء کو کشمیر کا مسئلہ اقوام متحدہ کے سلامتی کونسل میں پیش کیا۔ اقوام متحدہ نے دونوں ممالک کے درمیان جنگ بند کرائی اور کشمیر میں استصوابِ رائے کا فیصلہ کیا۔ اقوام متحدہ نے نہ صرف دو قراردادیں مسئلہ کشمیر کے لیے منظور کیے بلکہ کئی کمیشن برصغیر بھیجے لیکن بھارت نے تمام قراردادوں کو نظر انداز کیا اور آج تک مسئلہ کشمیر جوں کا توں پڑا ہے۔ بھارت آئے دن کشمیری عوام پر ظلم کر رہا ہے اور کشمیر کے غیور عوام آزادی کے حصول کے لیے جہاد کے جذبے سے سرشار ہیں۔ اور وہ دن دور نہیں جب کشمیر کو آزادی ملے گی۔

۶۔ **پاک اور بھارت کے تعلقات:** مسئلہ کشمیر کی وجہ سے پاکستان اور بھارت کے تعلقات ابتدا ہی سے خراب ہیں اگر یہ مسئلہ حل ہو جائے تو دونوں ممالک کے تعلقات بہتر ہو سکتے ہیں۔

معاشی ترقی
MCQ's

سوال 1: مندرجہ ذیل میں سے درست جواب کا انتخاب کریں۔

۱۔ پاکستان میں جامع معاشی منصوبہ بندی کا آغاز کب ہوا۔

(الف) 1950ء (ب) 1952ء (ج) 1953ء (د) 1955ء

۲۔ پاکستان اپنی ضرورت کا کتنے فیصد تیل درآمد کرتا ہے؟

(الف) 75 (ب) 80 (ج) 85 (د) 90

۳۔ قدرتی گیس کا کتنے فیصد بنانے والے کارخانوں میں استعمال ہوتا ہے؟

(الف) 29 (ب) 24 (ج) 33 (د) 37

۴۔ ہمارے ملک کی کل آبادی کا کتنے فیصد زراعت سے وابستہ ہے؟

(الف) 51 (ب) 65 (ج) 70 (د) 75

۵۔ ہمارے ملک کی کتنی فیصد بجلی آبی ذخائر سے حاصل کی جاتی ہے؟

(الف) 30 (ب) 38 (ج) 47 (د) 49

۶۔ وہ کون سا ذریعہ توانائی ہے جو استعمال سے ختم نہیں ہوتا؟

(الف) پانی (ب) تیل (ج) یورینیم (د) گیس

۷۔ مال کی خرید و فروخت کو کیا کہا جاتا ہے؟

(الف) صنعت (ب) درآمدات (ج) برآمدات (د) تجارت

۸۔ پاکستان میں قدرتی گیس سب سے پہلے کس صوبے میں دریافت ہوئی؟

(الف) خیبر پختونخوا (ب) بلوچستان (ج) سندھ (د) پنجاب

۹۔ کاریز کے ذریعے آب پاشی کا نظام کس صوبے میں رائج ہے؟

(الف) بلوچستان (ب) پنجاب (ج) خیبر پختونخوا (د) سندھ

۱۰۔ پاکستان میں شمسی توانائی کا پاور سٹیشن کہاں واقع ہے؟

(الف) لاہور (ب) کوئٹہ (ج) اوکاڑہ (د) فیصل آباد

۱۱۔ پاکستان میں قابل کاشت رقبہ کتنا ہے؟

(الف) 38 (ب) 39 (ج) 40 (د) 41

۱۲۔ ہمارے ملک میں کتنے صنعتی کارکن گھریلو صنعتوں میں کام کر رہے ہیں؟

(الف) 79فیصد (ب) 80فیصد (ج) 81فیصد (د) 82فیصد

۱۳۔ پاکستان میں پہلی دفعہ گیس کہاں دریافت ہوئی؟

(الف) کراچی (ب) لاہور (ج) سوئی (د) فیصل آباد

مختصر سوالات

نوٹ: مندرجہ ذیل کے مختصر جوابات لکھیں۔

سوال 1: معدنی تیل پر مختصر نوٹ لکھیں؟

جواب: پاکستان میں معدنی تیل کا استعمال بہت زیادہ ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ اس کی اہمیت میں اور بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ معدنی تیل بحری اور جہازوں، موٹر گاڑیوں، ریل گاڑیوں، زرعی مشینوں اور کارخانوں میں استعمال ہوتا ہے۔ پاکستان میں صرف 10 فیصد تیل پیدا ہوتا ہے باقی 90 فیصد باہر سے درآمد کرتا ہے۔ پاکستان میں معدنی تیل کوٹ سارنگ، توت، میال، کھوڑ، ڈھلیان (ضلع اٹک) ڈھوڈک (ڈیرہ غازی خان) کرسال (ضلع جہلم) بدین اور آدھی قاضیاں (ضلع راولپنڈی) میں پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ صوبہ سندھ کے حصوں میں تیل کے وافر ذخائر پائے

جاتے ہیں۔

سوال 2: درج ذیل پر نوٹ لکھیں۔

(الف) قدرتی گیس (ب) کوئلہ (ج) زراعت

جواب: **(الف) قدرتی گیس:** پاکستان میں تیل کی طرح قدرتی گیس کی بھی بہت اہمیت ہے۔ گھریلو استعمال کے علاوہ یہ گاڑیوں کے چلانے، کھاد بنانے والوں کارخانوں میں، سیمنٹ کے کارخانوں میں، تھرمل بجلی گھروں میں استعمال ہوتا ہے۔ قدرتی گیس کا 29 فیصد کھاد بنانے کے کارخانوں اور 24 فیصد دوسرے صنعتی کارخانوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں قدرتی گیس کے ذخائر صوبہ بلوچستان میں سوئی، صوبہ سندھ میں خیرپور، ساری، جینڈی، مزرانی کنڈکوٹ اور سارنگ میں پائے جاتے ہیں۔ جبکہ پنجاب میں ڈھوڈک، پیرکوہ، ڈھلیاں، میال اور صوبہ خیبر پختونخوا میں ضلع کرک میں گرگری کے مقام پر گیس کے ذخائر پائے جاتے ہیں۔

(ب) کوئلہ: تیل اور گیس سے پہلے کارخانے اور ریلوے انجن کوئلے سے چلتے تھے۔ کوئلہ مختلف جگہوں سے نکالا جاتا ہے جس میں مچھ، خوست، سارشارگ، ڈیگاری، ہرنائی، سنجیدی، پیر اسماعیل زیارت (بلوچستان) لاکھڑا (دادو) مکڑوال (میانوالی) جھمپیر (ٹھٹھہ) شامل ہیں۔ پاکستان میں کوئلے کا سب سے بڑا ذخیرہ تھر (صوبہ سندھ) میں دریافت ہوا ہے لیکن ابھی تک یہاں سے نکالا نہیں جاسکا۔

(ج) زراعت: پاکستان بنیادی طور پر ایک زرعی ملک ہے۔ مجموعی آبادی کا 65 فیصد بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر زراعت سے وابستہ ہے اور مجموعی پیداوار کا 32 فیصد زرعی شعبہ سے حاصل ہوتا ہے۔ زراعت صنعتوں کے لیے خام مال بھی مہیا کرتی ہے لیکن اہمیت کے باوجود ہماری زراعت پسماندہ ہے۔ تاہم زرعی ترقی کے لیے درجہ ذیل اقدامات اُٹھائے گئے ہیں۔

۱۔ جدید آلات کا استعمال ۲۔ کیمیائی کھاد کا استعمال

۳۔ 2002ء میں اعلیٰ قسم کا بیج کسانوں میں تقسیم کیا گیا۔

۴۔ فصلوں کو بیماریوں سے بچانے کے لیے کسانوں کو مفید مشورے دیے جاتے ہیں۔

۵۔ حکومت نے زرعی یونیورسٹیاں قائم کیے ہیں۔

۶۔ کسانوں کو زرعی قرضے دینے کے لیے زرعی بینک قائم کیے گئے ہیں۔

سوال 3: پاکستان میں آبپاشی کے ذرائع کون کون سے ہیں۔ مختصراً بیان کریں؟

جواب: پاکستان میں آبپاشی کے لیے درجہ ذیل ذرائع استعمال ہوتے ہیں۔

۱۔ نہریں ۲۔ ٹیوب ویل ۳۔ کنویں ۴۔ کاریز

۵۔ بیراج ۶۔ ڈیم

سوال 4: چھوٹے پیمانے کی صنعتیں کون سی ہیں؟

جواب: گھریلو اور چھوٹے پیمانے کی صنعتیں ملکی معیشت کو ترقی دینے کے لیے اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ یہ صنعتیں ہماری روزمرہ کی ضروریات کو پورا کرنے کے علاوہ بڑی مقدار میں برآمدی اشیاء بھی تیار کرتی ہیں۔ ان صنعتوں میں خواتین بھی کام کرتے ہیں۔ پاکستان میں درجہ ذیل گھریلو اور چھوٹے پیمانے کی صنعتیں ہیں۔ قالین بافی، دھات کا کام، ہوزری، جفت سازی، کھیلوں کا سامان، آلات جراحی، لکڑی کا سامان، پلاسٹک، چمڑے کا سامان وغیرہ۔

سوال 5: درآمدات کسے کہتے ہیں۔ پاکستان کی اہم درآمدات کونسی ہیں؟

جواب: وہ اشیاء جن کی ملک کو ضرورت ہو انہیں خرید کر ملک میں لایا جاتا ہے ان اشیاء کو درآمدات کہتے ہیں۔ پاکستان کے اہم درآمدات درجہ ذیل ہیں۔ پاکستان کے اہم درآمدات میں گاڑیاں، گاڑیوں کے پرزے، کیمیکلز، کھادیں، ادویات، مشینری، لوہا، پیٹرول، صنعتی خام مال، سٹیشنری، چائے، کھانے کا تیل اور دفاع کا سامان وغیرہ شامل ہیں۔ پاکستان یہ چیزیں زیادہ تر چین، جاپان، امریکہ، کویت، سعودی عرب اور ملائیشیا کے علاوہ دیگر ایشیائی، یورپی اور افریقی ممالک سے منگواتا ہے۔

سوال5: بر آمدات کسے کہتے ہیں۔ پاکستان کی اہم بر آمدات کونسی ہیں؟

جواب: وہ اشیاء جن کی پیداوار ملکی ضرورت سے زیادہ ہو۔ اور وہ دوسرے ممالک کو فروخت کر دی جاتی ہے۔ ان اشیاء کو بر آمدات کہتے ہیں۔ پاکستان کے اہم بر آمدات میں، سوتی کپڑا، سوتی دھاگہ، اونی کپڑا، ریڈی میڈ گارمنٹس، ٹیکسٹائل، چاول، چمڑے کا سامان، کھیلوں کا سامان، قالین، آلات جراحی، مچھلی، مچھلی کا تیل، پھل اور سبزیاں وغیرہ شامل ہیں۔ پاکستان یہ اشیاء سعودی عرب، دبئی اور دیگر ایشیائی اور افریقی ممالک کے علاوہ امریکہ، جاپان، ہانگ کانگ اور یورپ کو بھی بر آمد کرتا ہے۔

سوال6: پاکستان کے اہم بندر گاہوں پر نوٹ لکھیں؟

جواب: پاکستان کے اہم بندر گاہیں مندرجہ ذیل ہیں۔

<u>ا۔ کراچی بندر گاہ:</u> پاکستان کے جنوب میں بحیرہ عرب ہے جو بحر ہند کا شمالی حصہ ہے۔ یہ بین الاقوامی تجارت کی وجہ سے ہمیشہ خصوصی توجہ کا مرکز رہا ہے۔ بحیرہ عرب کے کنارے کراچی بندر گاہ ہے جو بین الاقوامی بحری اور فضائی راستوں پر واقع ہونے کی وجہ سے یورپی، ایشیائی اور افریقی ممالک کے درمیان روابط میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ہمارے ملک کی بیشتر تجارت کراچی بندر گاہ سے ہوتی ہے اس کے علاوہ افغانستان اور وسطی ایشیائی ریاستوں کی تجارت بھی اسی بندر گاہ کے ذریعے ہوتی ہے۔

<u>۲۔ محمد بن قاسم بندر گاہ:</u> کراچی میں سٹیل مل کی تعمیر اور ملک میں بڑھتی ہوئی تجارتی سرگرمیوں کے پیش نظر ایک نئی بندر گاہ بن قاسم کے نام سے کراچی سے 35 کلومیٹر مغرب کی طرف تعمیر کی گئی ہے۔ یہ کراچی بندر گاہ کے بعد دوسری بڑی بندر گاہ ہے۔

<u>۳۔ گوادر بندر گاہ:</u> بلوچستان کے ساحل پر گوادر کے مقام پر ایک نئی بندر گاہ چین کی مدد سے تعمیر ہوئی۔ اس بندر گاہ سے پاکستان کی بین الاقوامی تجارت پر مثبت اثرات پڑے گے اور تجارت کو فروغ ملے گا۔

تفصیلی سوالات

سوال ۱: پاکستان کے معدنی وسائل پر نوٹ لکھیں؟

جواب: کسی ملک کے صنعتی ترقی میں معدنیات اہم کردار ادا کرتی ہے۔ جتنے زیادہ معدنی ذخائر ہوں۔ معیشت اتنی ہی مستحکم ہو گی پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے بہت سے معدنی وسائل سے نوازا ہے جن کی تفصیل درجہ ذیل ہے۔

ا۔ <u>معدنی تیل:</u> پاکستان میں معدنی تیل، کوٹ سارنگ توت، میال، کھوڑ، ڈھلیاں، ڈھوڈک، ضلع بدین اور آدھی قاضیاں میں پایا جاتا ہے اس کے علاوہ صوبہ سندھ کے جنوبی حصوں میں بھی تیل کے وافر ذخائر پائے جاتے ہیں۔

۲۔ <u>قدرتی گیس:</u> پاکستان میں قدرتی گیس کے ذخائر صوبہ بلوچستان میں سوئی، صوبہ سندھ میں خیرپور، سادی، پینڈی، مزرانی، کندکوٹ اور سارنگ میں پائے جاتے ہیں جبکہ پنجاب میں ڈھوڈک، پیر کوہ، ڈھلیاں اور میال اور صوبہ خیبر پختونخوا کے ضلع کرک میں گرگری کے مقام پر گیس کے ذخائر پائے جاتے ہیں۔ قدرتی گیس تھرمل بجلی گھروں کے چلانے، کھاد بنانے کے کارخانوں میں اور صنعتی کارخانوں میں استعمال ہوتا ہے۔

۳۔ <u>کوئلہ:</u> گیس سے پہلے کارخانے اور ریلوے انجن چلانے کے لیے کوئلہ استعمال ہوتا تھا۔ پاکستان میں کوئلہ مچھ، خوست، سار شارگ، ڈیگاری، ہرنائی، سنجیدی، پیر اسماعیل خان، مکڑوال، (میانوالی) میں پائے جاتے ہیں۔ دنیا کا سب سے بڑے کوئلے کا ذخیرہ صوبہ سندھ میں دریافت ہوا ہے۔

۴۔ <u>خام لوہا:</u> پاکستان میں معمولی قسم کا لوہا وافر مقدار میں دریافت ہوا ہے جو چلغازی، کالاباغ، لنگزیال اور چترال کے علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ اعلیٰ قسم کا لوہا بلوچستان میں دریافت ہوا ہے۔

۵۔ <u>جپسم:</u> جپسم داؤد خیل، کھیوڑہ اور ڈنڈوت کے علاقوں میں پایا جاتا ہے جپسم مصنوعی کھاد،

پلاسٹر آف پیرس اور سیمنٹ کے تیاری میں استعمال کیا جاتا ہے۔

۶۔ سنگ مرمر: سنگ مرمر عمارتوں کو خوبصورت بنانے کے کام آتا ہے۔ پاکستان میں مختلف رنگوں کے سنگ مرمر مہمند ایجنسی، باجوڑ ایجنسی، سوات، مردان، نوشہرہ، ملاکوری جبکہ صوبہ بلوچستان میں چناٸی کے مقام پر اعلیٰ قسم کا سنگ مرمر پایا جاتا ہے۔

۷۔ چونے کا پتھر: چونے کا پتھر پاکستان میں کوہاٹ، مارگلہ، ٹیکسلا، رانی پور، ہرنائی اور روہڑی وغیرہ میں پایا جاتا ہے جو سیمنٹ اور شیشہ سازی میں استعمال کیا جاتا ہے۔

۸۔ کرومائیٹ: پاکستان میں کرومائیٹ وافر مقدار میں صوبہ بلوچستان میں مسلم باغ، چاغی، خاران جبکہ خیبر پختونخوا میں چارسدہ، مالاکنڈ، قبائلی علاقہ جات اور شمالی وزیرستان میں پایا جاتا ہے جو فولاد سازی، رنگ سازی اور فوٹوگرافی میں استعمال کیا جاتا ہے۔

۹۔ معدنی نمک: معدنی نمک کے ذخائر کھیوڑہ، بہادر خیل، جتہ اور بلوچستان کے ساحلی علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ معدنی نمک گھریلو استعمال کے علاوہ کاسٹک سوڈا بنانے اور چمڑا صاف کرنے کے کام آتا ہے۔

۱۰۔ گندھک: گندھک بلوچستان کے علاوہ مردان اور جیک اب کے ضلعوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ اس کو کراچی اور کوئٹہ میں صاف کیا جاتا ہے اور گولہ بارود اور کیمیائی صنعتوں میں استعمال ہوتا ہے۔

۱۱۔ تانبا: تانبے کی کانیں بلوچستان میں سینڈک اور چاغی کے مقام پر ہیں۔ حال ہی میں بلوچستان میں ریکوڈک کے علاقے میں تانبے کے وسیع ذخائر دریافت ہوئے ہیں۔ تانبا بجلی کے تاریں، گھریلو برتن اور سکے بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔

سوال 2: پاکستان میں زرعی پیداوار میں کمی کے اسباب بیان کریں اور زرعی پیداوار بڑھانے کے اقدامات بیان کریں؟

جواب: پاکستان بنیادی طور پر ایک زرعی ملک ہے تقریباً 65% لوگ زراعت سے وابستہ ہے لیکن پاکستان میں زراعت کو درجہ ذیل مسائل درپیش ہے۔

۱۔ قدیم طریقہ کاشتکاری: پاکستان میں زیادہ تر کاشتکاری قدیم طریقوں کے ذریعے کی جاتی ہے جس کی وجہ سے فی ایکڑ پیداوار بہت کم ہے۔ جسکا نہ صرف کسانوں کو نقصان ہے بلکہ ملک کے معیشت پر اسکے منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

۲۔ کمزور مالی حالت: غربت اور پسماندگی کی وجہ سے ہمارے کاشتکار پیداوار بڑھانے کے لیے کیمیائی کھاد، عمدہ بیج اور مشینوں کا استعمال نہیں کر سکتے۔

۳۔ زمین کی تقسیم در تقسیم: وراثتی تقسیم کی وجہ سے پاکستان میں زمین چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم ہو چکی ہے جس کی وجہ سے مشینی کاشت نہیں ہو سکتی جس کی وجہ سے ملک کو مجموعی طور پر نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے۔

۴۔ قابل کاشت رقبہ میں کمی: زرعی پیداوار کی کمی کا ایک سبب ہمارے کاشتکار کے پاس کاشت کے لئے محدود رقبے کا ہونا بھی ہے۔ ملک کی آبادی بڑھتی جارہی ہے جس کی وجہ سے قابل کاشت رقبے میں کمی آرہی ہے۔

۵۔ فصلی بیماریاں: پاکستان کے مختلف فصلوں کو کئی قسم کی خطرناک بیماریاں لگ جاتی ہیں۔ کیڑے مار ادویات مہنگی ہوتی ہیں اور کاشتکاروں کی قوت خرید سے باہر ہوتی ہے اس لئے فصل کا ایک بہت بڑا حصہ ان بیماریوں کی نظر ہو جاتا ہے۔

۶۔ سیم و تھور: پاکستان میں زرخیز زمین کا ایک بڑا حصہ سیم و تھور کی وجہ سے نا قابل کاشت ہو گیا ہے۔ ہر سال اس رقبے میں اضافہ ہو رہا ہے جس کی وجہ سے قابل کاشت رقبہ کم ہو رہا ہے۔

۷۔ زرعی تعلیم کی کمی: اگرچہ پاکستان کے کچھ علاقوں میں آبپاشی کی سہولت موجود ہے مگر اب بھی کئی علاقے ایسے ہیں جہاں پانی کی شدید قلت ہے اور کاشتکاروں کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

۸۔ زرعی تحقیق: زرعی مسائل پر تحقیق کے لئے یونیورسٹیوں کی تعداد نہایت کم ہے۔ اس کے علاوہ زرعی تحقیق کے لئے وسائل بھی کم ہیں اور نہ اس مسئلے پر خاص توجہ دی گئی ہے کہ زرعی پیداوار کو بڑھایا جاسکے۔

۹۔ سیلاب: برسات کے موسم میں سیلاب کی تباہ کاریوں میں کئی فصلیں تباہ ہو جاتی ہیں۔

زرعی پیداوار بڑھانے کے اقدامات:

۱۔ سیم و تھور پر قابو: سیم و تھور کو قابو کرنے کے لئے متاثرہ جگہ ٹیوب ویل چلا کر اس مسئلے کو قابو کیا جاسکتا ہے جو پیداوار بڑھانے کے لیے اچھا قدم ہے۔

۲۔ غیر استعمال شدہ زمین: لاکھوں ایکڑ اراضی جاگیرداروں کے پاس ایسی پڑی ہے جو کسی کے استعمال میں نہیں ہے اس زمین کے کاشت کرنے سے پیداوار بڑھایا جاسکتا ہے۔

۳۔ زرعی اصلاحات: زرعی اصلاحات سے کسانوں کی خوشحالی اور پیداوار بڑھ سکتی ہے۔

۴۔ زرعی تعلیم: زرعی تعلیم کے ذریعے پیداوار میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ چنانچہ یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ کاشتکاروں کو زرعی تعلیم دے تاکہ وہ فصلوں کے کاشت اور دیکھ بھال کے بارے میں جان سکیں۔

۵۔ زرعی تحقیقی ادارے: حکومت نے ایسی زرعی ادارے اور یونیورسٹیاں قائم کی ہیں جو زرعی پیداوار بڑھانے کے لئے تحقیق کر رہے ہیں۔ اگر زرعی تحقیق کی حوصلہ افزائی کی گئی تو پیداوار میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

۶۔ کیمیائی کھاد: وافر مقدار میں کیمیائی کھاد کی فراہمی اور استعمال سے پیداوار بڑھ سکتی ہے۔ کھاد کی قیمتوں کو بھی کنٹرول کرنے کی ضرورت ہے۔

۷۔ آبپاشی کی سہولت: پیداوار میں اضافے کے لئے ٹیوب ویل لگا کر اور چھوٹے چھوٹے ڈیم

بنانا ضروری ہے۔

۸۔ قرضوں کی فراہمی: کاشتکاروں کی سہولت کے لئے اور ان کی مالی معاونت کرنے کے لئے حکومت مختلف قرضوں کی سکیمیں شروع کر سکتی ہے تا کہ کاشتکار قرضے حاصل کر کے پیداوار بڑھائے۔

۹۔ جدید آلات کی فراہمی: بنجر زمینوں کو زیر کاشت لانے کے لئے جدید آلات کاشتکاری کی فراہمی انتہائی ضروری ہے تا کہ پیداوار بڑھائی جاسکے۔

۱۰۔ سیلاب کی روک تھام: نئے ڈیم بنا کر اور نہروں کے لئے پشتے مضبوط بنا کر کھڑی فصلوں کو سیلاب کی تباہ کاریوں سے بچایا جاسکتا ہے اور پھر اسی پانی کو ملکی ضروریات پوری کرنے کے لئے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

۱۱۔ رہائشی کالونیاں: حکومت کو چاہیئے کہ بارانی علاقوں میں رہائشی کالونیاں بنانے کی حوصلہ افزائی کرے اور نہری زرعی زمین پر مکانات کی تعمیر پر پابندی لگائے۔

سوال 3: پاکستان میں کون کون سی فصلیں اگائی جاسکتی ہے۔ تفصیل کے ساتھ بیان کریں؟

جواب: پاکستان میں درجہ ذیل فصلیں اگائی جاسکتی ہیں۔

۱۔ گندم: گندم پاکستان میں بہت اہم فصل ہے۔ یہ پاکستان کے تمام صوبوں میں کاشت کی جاتی ہے۔ نہری اور بارانی دونوں قسم کے زمینوں پر یہ فصل اُگائی جاتی ہے تاہم پنجاب میں سب سے زیادہ گندم پیدا ہوتی ہے۔

۲۔ چاول: پاکستان میں چاول بڑے پیمانے پر اگائی جاتی ہے اور ملکی ضرورت پورا کرنے کے بعد یہ برآمد بھی کی جاتی ہے۔ چاول کے اُگانے کے لئے گرم اور مرطوب آب وہوا کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ فصل سندھ اور پنجاب کے علاوہ شمالی علاقہ جات میں کاشت کی جاتی ہے۔

۳۔ کپاس: کپاس انتہائی اہم فصل اور زرمبادلہ کا ایک ذریعہ ہے۔ یہ جنوبی پنجاب کے میدانی علاقوں میں اور سندھ میں پیدا کی جاتی ہے۔

۴۔ گنّا: گنے کی فصل ان علاقوں میں کاشت کی جاتی ہے جہاں درجہ حرارت اور پانی زیادہ ہو۔ یہ پنجاب کے وسیع علاقے، سندھ اور خیبر پختونخوا میں پیدا ہوتا ہے۔

۵۔ جوار: یہ اہم فصل انسانی خوراک، جانوروں کے لئے چارہ اور خوردنی تیل کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ جوار پنجاب، سندھ، خیبر پختونخوا، ہزارہ کے پہاڑی علاقوں اور آزاد کشمیر میں کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔

۶۔ تمباکو: یہ پاکستان کی ایک اہم نقد آور فصل ہے۔ تمباکو کی پیداوار 25 فیصد پنجاب میں، 75 فیصد خیبر پختونخوا میں ہوتی ہے۔

۷۔ دالیں: مختلف قسم کی دالیں یعنی چنا، مسور، مونگ، ماش وغیرہ پاکستان کے بارانی علاقوں یعنی پنجاب، سندھ اور خیبر پختونخوا کے جنوبی علاقوں میں کاشت کی جاتی ہے۔

سوال4: **قومی ترقی میں صنعتوں کا کردار بیان کریں نیز پاکستان کی چھوٹی اور بڑی صنعتوں کا جائزہ لیں۔**

جواب: کسی ملک کی ترقی میں صنعتیں بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ صنعتوں میں مختلف اشیاء بنائی جاتی ہیں جو نہ صرف ملک کی ضرورت کو پورا کرتی ہے بلکہ برآمد بھی کی جاتی ہے۔ صنعتوں کے قیام سے درجہ ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

۱۔ زرمبادلہ کا ذریعہ: صنعتیں زرمبادلہ کا ذریعہ ہے جس سے قومی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے۔

۲۔ روزگار کا ذریعہ: صنعتوں کے قیام سے بے روزگاری ختم ہو جاتی ہے اور عوام خوشحال ہو جاتے ہیں۔

۳۔ معیشت کو مستحکم بناتی ہے: صنعتیں کسی ملک کے اقتصادی ترقی میں بہت اہم کردار ادا کرتی

ہے۔ جتنی صنعتیں زیادہ ہو گی اُتنی ہی معیشت مستحکم ہو گی۔

۴۔ **خام مال کا صحیح استعمال:** صنعتوں میں خام مال مثلاً معدنیات اور لکڑی اور جڑی بوٹیاں استعمال ہوتی ہے اور خام مال کو صحیح طور پر استعمال میں لایا جاتا ہے۔

۵۔ **دفاعی اور سیاسی قوتوں کو مضبوط کرتی ہے:** صنعتوں کے ترقی سے ملک کی دفاعی حالت میں مضبوط ہو جاتی ہے اور ملک کے اندر سیاست مستحکم ہو جاتی ہے۔

پاکستان میں چھوٹے اور بڑے صنعتوں کا جائزہ: پاکستان میں درجہ ذیل چھوٹی صنعتیں کام کر رہی ہیں۔ تقریباً 80 فیصد لوگ گھریلو صنعتوں سے وابستہ ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

(۱) قالین بافی (۲) دھات کا کام (۳) ہوزری (۴) جفت سازی (۵) کھیلوں کا سامان (۶) آلات جراحی (۷) لکڑی کا سامان (۸) پلاسٹک کا سامان (۹) چمڑے کا سامان وغیرہ گھریلو صنعتوں میں شامل ہیں۔

بڑی صنعتیں: پاکستان میں درجہ ذیل بڑی صنعتیں کام کر رہی ہیں۔ ٹیکسٹائل، شکر سازی، خوردنی تیل، گھی، چمڑا سازی، جوتا سازی، کیمیکلز، کھاد بنانے کی صنعت، آئل ریفائنریز، سیمنٹ، مشینری اور فولاد کی صنعتیں شامل ہیں۔

سوال 5: ذرائع توانائی سے کیا مراد ہے؟ توانائی کے ذرائع تفصیلاً بیان کریں؟

جواب: توانائی کے ذرائع دو قسم کے ہیں۔

(۱) ختم ہونے والے (۲) نہ ختم ہونے والے

۱۔ **ختم ہونے والے ذرائع توانائی:** کوئلہ، معدنی تیل، قدرتی گیس اور یورینیم توانائی کے وہ ذرائع ہیں جو دوبارہ استعمال نہیں ہوتیں۔ توانائی کے ان ذرائع سے مشینیں، کارخانے اور گاڑیاں چلائی جاتی ہیں۔

۲۔ نہ ختم ہونے والے ذرائع توانائی: پانی، سورج اور ہوا توانائی کے کبھی نہ ختم ہونے والے ذرائع ہیں۔

توانائی کے مختلف ذرائع کی تفصیل درجہ ذیل ہیں۔

۱۔ تھرمل اور پن بجلی: ضلع تھرپارکر میں کوئلے کے کان کے قریب ایک تھرمل بجلی گھر بنایا جا رہا ہے جہاں پر بجلی کم لاگت پر پیدا کی جاسکے گی۔ تھرمل ذرائع سے پاکستان میں 70 فیصد بجلی پیدا کیا جاتا ہے لیکن اس طریقے سے فضائی آلودگی میں اضافہ ہوتا ہے۔

۲۔ گیس: پاکستان میں پہلی دفعہ بلوچستان میں سوئی کے مقام پر 52-1951ء میں گیس دریافت ہوا۔ گیس گھریلو ضروریات کے علاوہ تھرمل بجلی گھروں، کارخانوں اور گاڑیوں وغیرہ کے چلانے میں استعمال ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ قدرتی گیس سے مصنوعی کھاد کے کارخانے بھی چلائے جاتے ہیں۔

۳۔ کوئلہ: کوئلہ پاکستان کے اہم معدنیات میں سے ہے۔ اسے اینٹوں کے بھٹو، بجلی بنانے اور سیمنٹ کے کارخانوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ پاکستان کے مختلف علاقوں مین وسیع مقدار میں کوئلہ پایا جاتا ہے۔ تھر میں کوئلے کے ذخائر کا اندازہ 175 بلین ٹن لگایا گیا ہے۔

۴۔ پٹرولیم: پاکستان میں پٹرولیم کی پیداوار ضرورت سے بہت کم ہے۔ پاکستان میں پٹرولیم اٹک، راولپنڈی، جہلم، ڈیرہ غازی خان اور بدین کے ضلعوں میں تیل کے ذخائر موجود ہیں۔ تیل صاف کرنے کے کارخانے کراچی، حب، ملتان اور راولپنڈی میں قائم کیے گئے ہیں۔

۵۔ شمسی توانائی: شمسی توانائی دوسرے ذرائع توانائی کے مقابلے میں نہ ختم ہونے والا ہے۔ شمسی توانائی کو شمسی سیلز میں جمع کر کے کیلکولیٹر، گھڑیاں، ریڈیو اور چھوٹی گاڑیاں چلائی جاتی ہیں۔ شمسی بھٹیوں میں بڑی جسامت کے آئینے استعمال کر کے سورج کی شعاعوں کو بوائلر پر مرتکز کر کے

بخارات کی طاقت سے بھاری مشینیں چلائی جاسکتی ہیں اور بجلی پیدا کی جاسکتی ہے۔

۶۔ جوہری توانائی: ایٹم برائے امن کے منصوبے کے تحت ایٹمی توانائی کا حصول پاکستان کی سب سے اہم ضرورت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حکومت پاکستان جوہری توانائی کے حصول کی جانب خصوصی توجہ دے رہی ہے۔ کراچی میں جوہری توانائی کا بجلی گھر قائم کیا گیا ہے۔ اس میں 137 میگاواٹ بجلی پیدا کرنے کی گنجائش ہے۔ ایک ایٹمی بجلی گھر میانوالی میں چشمہ کے مقام پر قائم ہے جس کی پیداواری صلاحیت 300 میگاواٹ ہے جبکہ اسی مقام پر ایک اور ایٹمی بجلی گھر زیر تعمیر ہے۔

پاکستان کی آبادی، معاشرہ اور ثقافت
MCQ's

سوال: مندرجہ ذیل میں سے درست جواب کا انتخاب کریں۔

۱۔ 1951ء میں پاکستان کی آبادی کتنے ملین تھی؟

(الف) 28 (ب) 30 **(ج) 33** (د) 35

۲۔ پاکستان آبادی کا کتنے فیصد دیہاتوں میں آباد ہے؟

(الف) 63.66 (ب) 68.5 (ج) 70 **(د) 75**

۳۔ پانچ دریاؤں کی سرزمین کسے کہتے ہیں؟

(الف) سندھ (ب) خیبر پختونخوا (ج) بلوچستان **(د) پنجاب**

۴۔ پاکستان کے کل آبادی کا کتنے فیصد شہروں میں آباد ہے؟

(الف) 25 (ب) 28.5 **(ج) 36.33** (د) 34

۵۔ امیر کروڑ کون سے زبان کے شاعر تھے؟

(الف) پشتو (ب) سندھی (ج) پنجابی (د) سرائیکی

۶۔ اُردو کون سی زبان کا لفظ ہے؟

(الف) فارسی **(ب) ترکی** (ج) عربی (د) ایرانی

۷۔ سندھی زبان میں ناول نویسی کی بنیاد کس نے رکھی؟

(الف) سچل سرمست (ب) عبد القادر بیدل

(ج) مرزا قلیچ بیگ **(د) شاہ عبد اللطیف بھٹائی**

۸۔ پاکستان کی آبادی میں سالانہ اضافہ کی شرح کتنے فیصد ہے؟

(الف) 1.9 (ب) 2.8 (ج) 3.4 (د) 4

۹۔ پاکستان میں اوسط عمر کتنے سال ہے؟

(الف) 14 (ب) 15 (ج) 16 (د) 17

۱۰۔ پاکستانی معاشرہ میں کس چیز کو اونچا مقام حاصل ہے؟

(الف) روایات (ب) مذہب (ج) رسم و رواج (د) تہوار وں

مختصر سوالات

نوٹ: مندرجہ ذیل کے مختصر جوابات لکھیں۔

سوال 1: پاکستان میں شہروں اور دیہاتوں کی آبادی کا تناسب کیا ہے؟

جواب: پاکستان کے کل آبادی کا 63.66 فیصد دیہی علاقوں میں رہتا ہے جبکہ 36.66 فیصد شہروں میں آباد ہے جبکہ 1947ء میں 84.6 فیصد دیہی علاقوں میں اور صرف 15.4 فیصد شہروں میں رہائش پذیر تھا۔ اس سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آبادی بڑے پیمانے پر دیہاتوں سے شہروں کی طرف منتقل ہو رہی ہے۔

سوال 2: پاکستان کی آبادی کی جنسی لحاظ سے تقسیم بیان کریں؟

جواب: 1950ء میں آبادی کے لحاظ سے پاکستان دنیا کا چودھواں بڑا ملک تھا اور 2004ء میں یہ چھٹے نمبر پر آگیا ہے۔ پاکستان میں مردوں کی تعداد 49 فیصد اور عورتوں کی تعداد 51 فیصد ہے۔

سوال 3: پنجابی ثقافت پر نوٹ لکھیں؟

جواب: برصغیر پاک و ہند کا زرخیز ترین علاقہ پنجاب پانچ دریاؤں کی سرزمین ہے۔ پنجاب میں بولی جانے والی زبان کو پنجابی کہتے ہیں۔ پنجابی ثقافت میں میلے، تہوار، عرس، لڈی، ناچ، گھڑ سواری و

دوڑ، بسنت، صوفیا سے محبت، لوک ادب سے عشق، خوش خوراکی اور قصہ گوئی کو اہم مقام حاصل ہے۔ پنجابی زبان کے مشہور داستانیں، ہیر رانجھا، سوہنی ماہیوال اور مرزا صاحبان ہیں۔

سوال 4: سندھی ثقافت سے کیا مراد ہے؟

جواب: سندھ پاکستان کا قدیم علاقہ ہے۔ سندھ کے بیشتر علاقوں میں سندھی بولی جاتی ہے۔ زراعت اور ماہی گیری سندھ کے دو بڑے پیشے ہیں۔ اس کے علاوہ ملاکھڑا، بیلوں کی دوڑ، خواتین کے لباس پر گلکاری، مردوں کی کلاہ و لنگی، اکثر مردوں کی لمبی لمبی مونچھیں رکھنا، مہمان نوازی، جرگہ نظام، سندھی ٹوپی، اجرک اور خواتین میں چوڑیوں کی غیر معمولی مقبولیت اس ثقافت کی چند نمایاں خصوصیات ہیں۔

سوال 5: پاکستانی فنون کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: پاکستانیوں نے کئی فنون میں کمال حاصل کر رکھا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔
دھاتوں سے مختلف قسم کے زیورات بنانا، برتن اور آلات بنانے کا فن، کانسی کو پگھلا کر ڈھلائی کے فن، پتھر تراش کر مختلف اشیاء بنانے اور مہریں کندہ کرنا، سنگ تراشی، خطاطی، تصویر کشی، زیورات سازی، سکہ سازی اور قیمتی پتھروں کے زیورات وغیرہ۔ ان میں سے کچھ فنون اب موجود نہیں ہے اور کچھ اب بھی پاکستانی ثقافت کا حصہ ہے۔

سوال 6: مندرجہ ذیل پر نوٹ لکھیں۔

(۱) لباس (۲) شادی بیاہ کی رسمیں

جواب: (۱) <u>لباس:</u> پاکستان کا قومی لباس نہایت سادہ اور باوقار ہے۔ مرد شلوار قمیص یا کرتہ اور ٹوپی یا پگڑی پہنتے ہیں عورت کے لیے شلوار قمیص اور دوپٹہ عام عام لباس ہے۔ علاقائی لباسوں میں بھی شلوار قمیص، پگڑی اور ٹوپی بڑی حد تک قدر مشترک ہے۔ اس کے علاوہ ہر علاقے کا اپنا لباس ہے۔ کڑھائی والا لباس عورتوں میں عام ہے لیکن اس کی کانٹ چھانٹ، رنگ اور ڈیزائن مخصوص

ہوتے ہیں۔ تاہم لباس حیادار اور پردوں کے تقاضوں کو پورا کرتے ہیں۔

(۲) شادی بیاہ کی رسمیں: پاکستان میں شادی بیاہ کی رسمیں ایک منفرد انداز رکھتی ہے۔ ان رسموں میں اسلامی رنگ نمایاں نظر آتا ہے۔ اسلام میں شادی کا آغاز نکاح جیسی پاکیزہ رسم سے کیا جاتا ہے۔ اسلام ہمیں شادی جیسے خوشی کے موقع پر سادگی اپنانے کا درس دیتا ہے۔ کچھ رسمیں ایسی بھی ہیں جنہیں اسلام میں پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا جیسا کہ زیادہ جہیز، جہیز کے سلسلے میں آرڈیننس بھی جاری کیا جاچکا ہے۔

سوال 7: اردو زبان پر نوٹ لکھیں؟

جواب: اردو ترکی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی لشکر کے ہیں۔ مسلمانوں کی حکومت جب برصغیر جنوبی ایشیاء میں قائم ہوئی تو اس کے کارندوں میں مختلف علاقوں جن میں عرب، ایرانی ترک، ہندوستانی، پنجابی، پختون، بنگالی، بلوچی اور سندھی وغیرہ شامل تھے۔ یہ تمام لوگ مختلف زبانیں بولتے تھے ان کے میل جول سے ایک نئی زبان اردو وجود میں آئی۔ اردو پاکستان کی قومی زبان ہے۔ موجودہ دور میں اردو زبان کافی ترقی کر رہی ہے۔ "انجمن ترقی" "اردو سائنس بورڈ" اور "ادارہ فروغ قومی زبان" نے سائنسی علوم وفنون، تاریخ، اقتصادیات اور بین الاقوامی تعلقات پر کتب تصنیف اور ترجمہ کی ہیں۔ اردو کا رسم الخط علاقائی زبانوں سے ملتا جلتا ہے۔ فارسی، عربی اور علاقائی زبانیں اردو کی بنیاد ہیں۔

سوال 8: ہندکو زبان کی تاریخ بیان کریں؟

جواب: ہندکو صوبہ خیبر پختونخوا کے وسیع علاقہ میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ جدید تحقیق کے مطابق یہ زبان آریاؤں کی آمد سے پہلے بولی جاتی تھی۔ اس زمانے کے مشہور زبانوں منڈا اور دواوڑی میں ہندکو کے نقوش ملتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ زبان دریائے سندھ کے دونوں کناروں پر آباد لوگ بھی بولتے اور سمجھتے ہیں۔ دو ہزار سال پہلے کا ایک کتبہ ٹیکسلا سے ملا ہے جس کی زبان آج

کی ہندکو سے مشابہ ہے۔ ہندکو کے علاوہ خیبر پختونخوا کے مختلف علاقوں میں سرائیکی، چترالی، کوہستانی اور گوجری بھی بولی جاتی ہے۔

سوال 9: آبادی میں اضافہ صحت کے سہولیات پر کیسے اثر انداز ہوتا ہے؟

جواب: پاکستان میں صحت کی سہولتیں آبادی کے مقابلے میں بہت کم ہیں۔ پاکستان میں نومولود بچوں کی شرح اموات 83 فی ہزار ہے اور زچگی کے دوران خواتین کی اموات کی شرح 350 فی لاکھ ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی کی وجہ سے صحت کی سہولتوں میں اضافے کی تمام کوششیں ناکام ہو گئی ہے یہی وجہ ہے کہ پاکستان میں اوسط متوقع عمر 63 سال ہے جو ایشیاء کے اکثر ممالک سے کم ہیں۔ 2014 کے اعداد و شمار کے مطابق 1073 افراد کے لیے ایک ڈاکٹر 2105 افراد کے لیے ایک نرس اور 1593 افراد کے لیے ہسپتال کا ایک بستر میسر ہے۔

سوال 10: شرح خواندگی سے کیا مراد ہے؟

جواب: شرح خواندگی ملک میں تعلیمی ترقی کے جانچنے کا معیار ہے۔ یعنی کہ 100 میں کتنے افراد خواندہ ہیں۔ 1998 کے مردم شماری کے مطابق پاکستان میں شرح خواندگی 45 فیصد تھی۔ موجودہ اعداد و شمار کے مطابق شرح خواندگی 58 فیصد تک پہنچ گئی ہے۔ بھارت، چین اور سری لنکا کی شرح خواندگی پاکستان سے زیادہ ہے۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: پاکستان کی قومی زبان کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں۔ نیز پاکستان کے علاقائی زبانوں پر نوٹ لکھیں؟

جواب: پاکستان کی قومی زبان: پاکستان کی قومی زبان اُردو ہے۔ اُردو ترکی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی لشکر کے ہیں۔ برصغیر جنوبی ایشیاء میں جب مسلمانوں کی حکومت قائم ہوئی تو انہوں نے مختلف

علاقوں کے لوگوں کو جن میں عرب، ایرانی، ترک، ہندوستانی، پنجابی، پختون، بنگالی، بلوچی اور سندھی وغیرہ شامل تھے اپنے فوج میں بھرتی کرا دیے۔ ان لوگوں کے میل ملاپ سے ایک نئی زبان وجود میں آئی جس کو آج اُردو کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ اُردو پاکستان کے چاروں صوبوں میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ اُردو نے برصغیر کے مسلمانوں کی اسلامی روایات کی ترجمانی کرنے اور تحریک پاکستان کو آگے بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ موجودہ دور میں اُردو زبان میں سائنسی علوم و فنون، تاریخ اقتصادیات اور بین الاقوامی تعلقات پر کتابیں لکھی گئی ہیں۔ اُردو زبان کا رسم الخط علاقائی زبانوں سے ملتا جلتا ہے۔ اُردو زبان قومی تشخص کی علامت ہے۔

پشتو زبان: پشتو ایک قدیم زبان ہے۔ پشتو زبان خیبر پختونخوا کے علاوہ بلوچستان، کراچی، پنجاب کے ضلع میانوالی اور اٹک کے کچھ علاقوں میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ اس زبان پر فارسی اور عربی کا بہت گہرا اثر ہے۔ پشتو زبان میں پہلا نظم امیر کروڑ نے لکھا۔ تیرہویں صدی عیسوی میں "سلمان ماکو" نے تاریخ الاولیا لکھی۔ اس کے علاوہ پشتو زبان کے مشہور شعراء حمزہ بابا، عبدالرحمان بابا، خوشحال خان خٹک، ڈاکٹر محمد اعظم اعظم، رحمت شاہ سائل اور پریشان خٹک وغیرہ ہیں۔

پنجابی زبان: پنجابی زبان اپنی اصل شکل میں پنجاب کے شمالی اضلاع میں بولی جاتی ہے۔ پنجابی ادب میں دوہے اور بابا فرید گنج کے اشعار مشہور ہیں۔ اس کے بعد مشہور رومانی داستانیں مرزا صاحبان لکھی گئی۔ اس زبان کے مشہور شعراء میں بابا فرید، بلھے شاہ، سلطان باہو اور وارث شاہ شامل ہیں۔ سلطان باہو نے پنجابی زبان میں عارفانہ کلام سترہویں صدی میں لکھا۔ اس کے بعد وارث شاہ نے ہیر رانجھا کو مثنوی کی شکل میں لکھا۔ ان بزرگوں کے کلام کی وجہ سے اس زبان نے خاص ترقی حاصل کی۔

سندھی زبان: سندھی کی بنیاد سنسکرت یا پراکرت سے ہے جو آریائی دور میں سندھ کے علاقے میں بولی جاتی تھی۔ مسلمانوں کے سندھ میں آمد کے بعد سندھی میں عربی کا ایک بڑا ذخیرہ الفاظ شامل

ہو گیا۔ سندھی زبان کو ترقی دینے والوں میں شاہ عبداللطیف بھٹائی سچل سرمست اور عبدالقادر بیدل سرفہرست ہیں۔ سندھی میں ناول نویسی کی بنیاد مرزا قلیچ بیگ (1853-1929) نے رکھی اور کئی مغربی ادبی شاہکاروں کا سندھی زبان میں ترجمہ کیا۔

بلوچی زبان: بلوچستان کے ان علاقوں میں بلوچی زبان بولی جاتی ہے جہاں بلوچ آباد ہیں۔ اس کے علاوہ بلوچی زبان میدانی بلوچستان، ڈیرہ اسماعیل خان، ڈیرہ غازی خان اور سندھ کے بعض علاقوں میں بولی جاتی ہے اس زبان پر فارسی زبان کا گہرا اثر ہے اس زبان کے شاعری کے تین اقسام ہے۔

۱۔ رزمیہ ۲۔ رومانوی داستانیں ۳۔ لوک داستانیں

اس زبان کے الفاظ پشتو زبان کے طرز پر ہے۔ اس زبان کے مشہور شعراء مست توکلی اور ملا فاضل ہے۔

ہندکو زبان: ہندکو زبان صوبہ خیبر پختونخوا کے وسیع علاقہ میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ جدید تحقیق کے مطابق یہ زبان آریاؤں کی آمد سے پہلے بولی جاتی تھی۔ اس زمانے کی مشہور زبانوں منڈا اور دراوڑی میں ہندکو کے نقوش ملتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ زبان دریائے سندھ کے کنارے پر آباد لوگ بھی بولتے اور سمجھتے ہیں دو ہزار سال پہلے کا ایک کتبہ ٹیکسلا سے ملا ہے جس کی زبان آج کی ہندکو سے مشابہ ہے۔

کشمیری زبان: کشمیری زبان آزاد کشمیر کے بعض علاقوں میں بولی جاتی ہے۔ یہ زبان زیادہ تر وہ لوگ بولتے ہیں جو مقبوضہ کشمیر سے ہجرت کر کے یہاں آباد ہوئے۔ کشمیری زبان کے مشہور شعرا میں حبہ خاتون، محمود گامی اور ارمنی لعل شامل ہیں۔

سرائیکی زبان: پنجاب سے جب سندھ کی طرف جائے تو زبان ایک دم پنجابی سے سندھی نہیں ہو جاتی ہے بلکہ یہ تبدیلی رفتہ رفتہ سرائیکی کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ یہ بہاولپور، ڈیرہ غازی خان، جنوبی پنجاب، صوبہ سندھ کے شمالی علاقوں اور صوبہ خیبر پختونخوا کے ضلع ڈیرہ غازی میں بولی جاتی

ہے۔ خواجہ فرید اس زبان کے مشہور شاعر تھے۔ سندھی شاعر سچل سرمست نے بھی سرائیکی زبان میں بہت کچھ لکھا ہے۔ شازیہ خشک، عابدہ پروین اور عطاء اللہ عیسیٰ خیلوی نے سرائیکی زبان کی خوب تشہیر کی ہے۔

سوال 2: پاکستانی معاشرے کے خدوخال بیان کریں۔ نیز پاکستانی معاشرے کو کن کن مسائل کا سامنا ہے؟

جواب: **(۱) مذہبی ہم آہنگی:** پاکستانی معاشرے میں مذہب کو اونچا مقام حاصل ہے۔ کل آبادی کے 97 فیصد لوگ مسلمان ہیں اور مذہبی رشتے میں ایک دوسرے سے منسلک ہیں۔ اس کے علاوہ اقلیتوں کا بھی بڑا خیال رکھا جاتا ہے۔ اقلیتیں پاکستان کے سماجی زندگی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

(۲) خاندانی نظام: پاکستانی معاشرہ خاندان پر مبنی معاشرہ ہے لوگ مل جل کر کام کرتے ہیں اور خاندان کا سربراہ پورے خاندان کا حاکم ہوتا ہے۔

(۳) مشترکہ زبان: اُردو کو قومی زبان کا درجہ حاصل ہے اور آبادی کی اکثریت اُردو زبان کو بول اور سمجھ سکتی ہے۔ اس کے علاوہ علاقائی زبانیں پنجابی، سندھی، پشتو، بلوچی، ہندکو، سرائیکی کشمیری وغیرہ ہیں۔

(۴) کثیر النسلی معاشرہ: پاکستانی معاشرہ کثیر النسلی معاشرہ ہے۔ جس میں بہت سے نسلوں کے لوگ آباد ہیں لیکن سب پاکستانی ہونے کے ناطے ایک ہیں۔

(۵) مرد کی فوقیت: پاکستانی معاشرہ میں مرد کو فوقیت حاصل ہے کیونکہ گھر کی کفالت مرد کی ذمہ داری ہوتی ہے۔

(۶) درجہ بندی: پاکستان میں اختیارات یا فرائض کے لحاظ سے افراد میں درجہ بندی موجود ہے۔

پاکستانی معاشرہ کو درپیش مسائل:

۱۔ صحت کے مسائل: صحت کی سہولیات مثلاً ہسپتال، ڈاکٹر اور ادویات کی کمی کی وجہ سے لوگ

کئی بیماریوں میں مبتلا ہو کر بے وقت موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔

۲۔ غربت: غربت برائیوں کی جڑ ہے۔ وسائل کی کمی ہے اور وسائل کا صحیح استعمال نہیں ہے اس لیے لوگ غربت کی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔

۳۔ جہالت: معاشرہ کو درپیش سب سے بڑا مسئلہ تعلیم کی کمی کا ہے۔ تعلیم ہر فرد کا بنیادی حق ہے لیکن تا حال معاشرہ کو جہالت کا سامنا ہے۔

۴۔ معاشرتی ناہمواری: معاشرے میں اونچ نیچ اور نسلی نظام کی وجہ سے معاشرتی مسائل جنم لے چکے ہیں۔ دولت کی غیر منصفانہ تقسیم کی وجہ سے امیر اور غریب میں بہت نمایاں فرق پایا جاتا ہے جو برائیوں کی جڑ ہے۔

۵۔ جاگیرداری نظام: زمینیں اور جائیدادیں جاگیرداروں کی ملکیت ہے اور غریب کسان اور کاشتکار محرومیت کا شکار ہے۔

۶۔ جہیز کی لعنت: جہیز ایک لعنت ہے جس کی وجہ سے غریب والدین اپنی بچیوں کی شادی کے سلسلے میں انتہائی پریشان ہیں۔

۷۔ سمگلنگ اور منشیات: سمگلنگ اور منشیات نے معاشرہ کی بربادی میں اہم کردار ادا کیا ہے جب تک اس عذاب سے چھٹکارا حاصل نہیں ہوتا خوشحالی نہیں آسکتی۔

۸۔ دہشت گردی: معاشرہ میں دہشت گردی نے ایسے بدامنی کی فضا پیدا کی ہے کہ نہ تو کوئی محفوظ ہے اور نہ کوئی مطمئن۔

۹۔ چائلڈ لیبر: بچوں کو تعلیم دینے کی بجائے ان سے مشقت لی جاتی ہے جو کہ نہ صرف ایک مسئلہ بلکہ برائی بھی ہے۔

۱۰۔ کرپشن: کرپشن، اقربا پروری، میرٹ کا فقدان اور معاشرتی ناانصافی جیسے مسائل بھی معاشرے کا ناسور ہیں۔

سوال 3: پاکستان کی آبادی کی افزائش اور تقسیم پر بحث کریں؟

جواب: پاکستان کی آبادی 1951 میں 33 ملین تھی جو بڑھ کر 1998ء میں 130.6 ملین ہو گئی اور 2010 میں 170 ملین سے تجاوز کر گئی ہے۔ یعنی گزشتہ 63 سالوں میں آبادی میں پانچ گنا اضافہ ہوا ہے۔ 2017 کی مردم شماری کے مطابق 207.77 ملین سے تجاوز کر چکی ہے۔ اگرچہ 1981 میں آبادی میں اضافے کی شرح 3.1 فیصد تھی جواب کم ہو کر 1.9 فیصد ہو چکی ہے۔ آبادی کے لحاظ سے پاکستان دنیا کا چھٹا بڑا ملک ہے۔

شہروں اور دیہاتوں میں آبادی کا تناسب اور تقسیم:

ا۔ **دیہی علاقے:** پاکستان کی کل آبادی کا 63.66 فیصد دیہی علاقوں میں رہتا ہے 1947ء میں 84.6 فیصد دیہی علاقوں میں آباد تھے لیکن ضروریات اور سہولیات حاصل کرنے کے لیے دیہی علاقوں کے بہت سے لوگ شہروں کی طرف منتقل ہو گئے اور مزید منتقل ہو رہے ہیں۔

۲۔ **شہری علاقے:** 1947ء میں 15.4 فیصد شہروں میں رہائش پذیر تھا جو کہ بڑھ کر اب 36.33 فیصد ہو گئی ہے۔ جس کی وجہ سے 60 فیصد سے زائد گھروں میں بنیادی سہولیات یعنی بجلی، پینے کا صاف پانی، نکاسی آب اور بیت الخلا کے سہولیات موجود نہیں ہیں۔

۳۔ **تقسیم بلحاظ جنس و عمر:** 1950ء میں آبادی کے لحاظ سے پاکستان دنیا کا چودھواں بڑا ملک تھا اور 2004 میں یہ چھٹے نمبر پر آگیا ہے۔ پاکستان میں مردوں کی تعداد 49 فیصد اور عورتوں کی تعداد 51 فیصد ہے۔

سوال 4: ثقافت سے کیا مراد ہے۔ پاکستانی ثقافت کی خصوصیات بیان کریں؟

جواب: ثقافت میں کسی معاشرے کی وہ تمام خصوصیات شامل ہوتی ہیں جو علم، عقیدے، فن، اخلاق، قانون، دستور اور دوسری صلاحیتوں اور عادات سے معاشرے کو ایک طویل وقت میں حاصل ہوئی ہو، ثقافت ایک معاشرتی ورثہ ہے جو ایک نسل سے دوسری نسل کو انفرادی اور اجتماعی

تجربات سے منتقل ہوتا رہتا ہے۔ پاکستانی ثقافت بنیادی طور پر سادہ ہیں لوگ مشترکہ خاندان کی شکل میں دیتے ہیں۔ بڑوں کی عزت کرتے ہیں چھوٹوں پر شفقت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کا احترام کرتے ہیں پاکستانی ثقافت کے مشترکہ خصوصیات درجہ ذیل ہیں جس میں زیادہ تر مذہبی رنگ نظر آتا ہے۔

ا۔ <u>مخلوط ثقافت:</u> پاکستانی ثقافت ایک مخلوط ثقافت ہے مقامی باشندوں کے علاوہ یہاں عربی، فارسی، ایرانی، آریائی، افغانی، تورانی اور یونانی نسل کے لوگ آباد ہیں۔ اس لیے پاکستانی ثقافت میں ہر گروہ کا رنگ نظر آتا ہے۔

۲۔ <u>معاشرت:</u> پاکستانی معاشرہ زیادہ تر سادہ اور حیادار ہے۔ لوگ مشترکہ خاندانوں کے شکل میں رہتے ہیں ایک دوسرے کے ساتھ رشتہ داریاں کرتے ہیں بڑوں کی عزت کرتے ہیں لوگوں میں رواداری اور بردباری کا جذبہ موجود ہے۔ دیہات میں زیادہ تر لوگ کھیتی باڑی کرتے ہیں جبکہ شہری علاقوں کے لوگ ملازمت، تجارت اور دوسرے شعبوں سے منسلک ہیں۔

۳۔ <u>لباس:</u> پاکستان کا قومی لباس شلوار اور قمیص ہے جو کہ بہت باوقار اور سادہ ہے۔ اس کے علاوہ مرد حضرات سر پر ٹوپی یا پگڑی پہنتے ہیں۔ عورتوں کے لیے شلوار قمیص کے علاوہ دوپٹہ ہے۔ علاقائی لباسوں میں بھی شلوار قمیص، پگڑی اور ٹوپی بڑی حد تک مشترک ہے۔ اس کے علاوہ ہر علاقے کا اپنا لباس بھی ہے۔ خواتین کے لباس میں کانٹ، چھانٹ، رنگ اور ڈیزائن مخصوص ہوتے ہیں۔

۴۔ <u>فنون:</u> پاکستانیوں نے کئی فنون میں کمال حاصل کیا ہیں مثلاً دھاتوں سے مختلف قسم کے زیورات بنانا۔ برتن اور آلات بنانے کا فن، سکہ سازی، سنگ تراشی، لوہے کا استعمال، خطاطی، تصویر کشی اور قیمتی پتھروں کے زیورات بنانا وغیرہ۔ یہ تمام فنون پاکستان کے مختلف علاقوں میں موجود ہیں جو اس علاقے کی ایک پہچان بھی ہے۔

۵۔ دستکاریاں: پاکستان کے دستکاروں کو دستکاری ورثے میں ملا ہے۔ پاکستان کے دست کار نہایت، ماہر، تیز اور اعلیٰ ذوق کے حامل ہیں۔ زیادہ تر دستکاریوں کا ہنر نسل در نسل ایک ہی خاندان کے مختلف افراد کے ہاتھوں چلتا رہتا ہے۔ پنجاب کا شہر گجرات مٹی کے ظروف بنانے کے لیے مشہور ہے۔ پشاور میں چپل، تانبے اور کانسی کے برتنوں پر کندہ کاری کا کام کیا جاتا ہے۔ چاندی کے زیورات بنانے میں پشاور، ملتان، بہاولپور اور حیدر آباد کے سنار بہت مشہور ہے۔ قالین بانی کے لیے بلوچستان مشہور ہے۔

۶۔ کھیل تماشے اور میلے: کھیل، تماشے اور میلے پاکستانی تہذیب و ثقافت کا ایک اہم حصہ ہے ملک کے ہر حصے میں میلے موسموں یا فصلوں کے حساب سے یا بزرگان دین کے عرس کے موقعوں پر لگتے ہیں۔ پاکستان میں منعقد ہونے والے مشہور میلوں میں ہارس اینڈ کیٹل شو لاہور، سالانہ میلہ مویشیاں سبی (بلوچستان) اور شندور پولو فیسٹول چترال قابل ذکر ہیں۔ اس کے علاوہ کھیلوں کے مقابلے بھی ہوتے رہتے ہیں۔ نشانہ بازی، کشتی، کبڈی اور ملاکھڑا پاکستان کے علاقائی کھیلوں میں سے ہیں۔

۷۔ شادی بیاہ کی رسمیں: پاکستان میں شادی بیاہ اسلامی اصولوں کے مطابق بنایا جاتا ہے۔ نکاح جیسے پاکیزہ رسم سے ازدواجی زندگی کا آغاز ہوتا ہے۔ شادی کے موقع پر عورتیں اور بچے مختلف رنگ کے کپڑے پہنتے ہیں اور ہر علاقے کے لوگ اپنے استطاعت کے مطابق مہمانوں کے لیے کھانے وغیرہ کا انتظام کرتے ہیں۔

۸۔ پیدائش اور موت کی رسمیں: پاکستانی معاشرے میں جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اُس کے کان میں اذان دی جاتی ہے اور گھر والے دوستوں اور رشتہ داروں میں مٹھائی تقسیم کرتے ہیں۔ اگر کسی کے ہاں کوئی فوت ہو جائے تو اس صورت میں عزیز و اقارب اور محلے دار غم میں شریک ہوتے

ہیں۔ اور میت کے لیے تجہیز و تکفین کا انتظام کیا جاتا ہے۔ لوگوں کے کھانے پینے کا انتظام غم زدہ کے اقارب اور ہمسائے کرتے ہیں۔ اس طرح لوگوں کا آپس میں تعلق بڑھتا ہے اور معاشرے میں بھائی چارے اور تعاون کو فروغ ملتا ہے۔